یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

قیمت ——— سالانہ ... ششماہی

اخبار معہ رسالہ قانونی ..... ۷ر... ۴ر

صرف اخبار ..... ۵ر..... ۲ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق.. ۴ر... ۲ر

غیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار

جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت تفصیل ہوگی مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معاوضہ معقول دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جاوے ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۲۰ | امرتسر۔ مؤرخہ ۱۶۔ اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۶۔ اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سلطانی سفیر اور لورپول کے نومسلم

علیحضرت امیر المومنین نے قیصرہ ہند کے جشن جوبیلی مین شریک ہونیکے لئے ہز اکسلنسی میر پاشا گرینڈ ماسٹر آف سیری مینز (رئیس التشریفات) کے ہمراہ اور بہی چند اعلیٰ عہدہ دار انگلستان بہیجے تہے۔ ان مین سے ایک اور صاحب بہی سفیر خاص کی حیثیت مین شریک جشن ہوئے تہے۔ مگر چونکہ میر پاشا سب سے سینیر تہے اسلئے زیادہ تر انہی کا نام مشہور ہوا۔ انکے ایک دوسرے ساتھی ہز اکسلنسی جنرل سید محمد فریدون بے تہے جشن کے جلسون اور ضیافتون وغیرہ سے فارغ ہونے پر شہزادہ نصر اللہ خان کیطرح انکو بہی اسلامی جماعت کثیر نے اونکا استقبال کیا۔ اکثر مسلمان ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تہے۔ اور چند کے ہاتہہ مین ترکی اور اسلامی جہنڈے بہی تہے۔ یہ جماعت پلیٹ فارم پر اوس مقام کے مقابل جہان اونکو امید تہی کہ پاشائے موصوف کی یہ زردگاڑی کہڑی ہوگی صف بستہ کہڑے ہوگئے جب فریدون بے گاڑی سے اترے تو مسلمانون نے خوشی سے جہنڈیون کو ہلاتے ہوئے عربی اور ترکی مین دعائیہ اور خوش آمدید کے جملے باواز بلند پکارنے شروع کئے۔ جنکو اللہ اکبر کے دل ہلا دینے والے نعرے اور نصر اللہ السلطان کی دعا پر ختم کیا گیا۔ اس اثنا مین شیخ عبد اللہ کولیم نے بحیثیت شیخ الاسلام حضرائر برطانیہ آگے بڑہکر ہز اکسلنسی سے سلام مسنون کے بعد مصافحہ کیا۔ اور پہر لورپول کے مسلمانون اور سلطنت عثمانیہ کے یونانی عیسائیون کے ڈیپوٹیشن کو جو لورپول مین بغرض تجارت مقیم ہین انٹروڈیوس کیا۔ ڈیپوٹیشن مذکور نے پلیٹ فارم پر ہی ایک مختصر سا سپاسنامہ پیش کرکے ترکی فتوحات پر مبارکباد عرض کی۔ اسکے بعد دولتلو فریدون بے گاڑی پر سوار ہوکر شیخ الاسلام کے دولت خانہ کو تشریف لیگئے اور بدوران اقامت اونہی کے مہمان رہے۔

اتوار (۱۸۔ جولائی) کی صبح کو پاشائے موصوف نے علی الصباح گاڑی پر سوار ہوکر چند گھنٹون تک لورپول کے چند مشہور تفرجگاہون اور بندرگاہ کی سیر کی۔ واپسی کے وقت مقام نیکروپلس کے قبرستان کی زیارت کی۔ جہان ۳۵ مسلمان مدفون ہین۔ اسکے بعد نماز ظہر ادا کرنیکے لئے انجمن نومسلمان لورپول کی مسجد واقع محلہ بروام ٹیرس کو تشریف لیگئے۔ مسجد ہیرقون اور جہنڈیون سے جنپر عربی اور ترکی نقرات و آیات نقش تہین آراستہ کی گئی تہی۔ احمد بے امام عربی نے جماعت کرائی۔ نماز سے فارغ ہوکر پاشائے ممدوح نے کتب خانہ ریڈنگ روم۔ ورزش گاہ۔ سائنس کے تجربات کا کمرہ۔ عجایب خانہ اور اسلامی مدرسہ کے تمام کمرون کا معائنہ کرکے وزیٹرون اور ممبرون دونون کے رجسٹرون مین اپنا نام درج کیا۔ بعد ازان مسلم انسٹی ٹیوٹ کے چہاپہ خانہ اور مدینۃ اطفال لاوارث کا ملاحظہ کیا۔ صاحب موصوف نے کئی بچون سے مختلف سوال کئے اور اونکے فی البدیہہ جوابات سے بہت محظوظ ہوئے۔ شام کے وقت فریدون بے پہر شیخ الاسلام کے مکان سے بمعہ شیخ الاسلام کہلی گاڑی پر سوار ہوکر مسجد کو تشریف لیگئے مسجد کے سامنے عیسائیون کا انبوہ کثیر اونکے دیکہنے کے لئے جمع تہا۔ جسنے پاشائے موصوف کو دیکہکر بڑے زور سے خوشی کے نعرے بلند کئے۔ مسجد مین بصدارت پروفیسر نصر الدین ہیچلر آف سائنس لیکچر سننے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ ہز اکسلنسی پلیٹ فارم کے ممتاز مقام پر رونق افروز ہوئے۔ اور شیخ الاسلام نے جسکے سینہ پر افغانستان کا نشان عزت چمک رہا تہا مضمون "بہترین طریق" پر لیکچر دیا۔ لیکچر کی تمہید مین بیان کیا گیا کہ اول تو کل یورپ مین نہیں تو کم از کم انگلستان مین مذہبی خیالات ارتقا پذیر ہین۔ پرانے خیالات اور اعتقادات کو جو بڑے بوڑہے رکہتے تہے اب کوئی نہین مانتا۔ ابتدائی زمانہ کے پادریون کی تحریرون سے پایا جاتا ہے کہ وہ بے سوچے سمجہے یقین کو عیسائی مذہب کی بنیاد قرار دیتے ہین ترتلیان اُس زمانہ کے بہترین عیسائی مفسرین مین سے ہے۔ اوسکا یہ عام مقولہ تہا۔ کہ جو چیز سمجہہ مین نہ آئے۔ اسکا سمجہہ مین نہ آنا ہی اوسکی صداقت کی دلیل ہے۔ بروئے منطق اسکا یہ مطلب ہوا کہ جو چیز سمجہہ مین آجائے

وہ غلط ہی- الغرض زمانہ قدیم کی عیسویت کی بناکورانہ تقلید واعتقاد تھی- اب تک بھی خوش اعتقادی اور حماقت کلیسائی عیسوی سے بالکل زایل نہین ہوئی بیشمار گرجون مین مختلف مضحکہ خیز تبرک موجود ہین- سینکڑون مین یحیی پیغمبر کے سر اور روح القدس کے انگوٹھی اور اسی طرح کے دوسرے فرضی تبرکات رکھی ہین- اسکے متعلق اور زیادہ تشریح کرکے شیخ الاسلام نے بیان کیا کہ عیسویت اور سائینس دو متضاد چیزین ہین- مگر اسلام اور سائینس توام بہنین ہین- آخر مین عیسائیون کے مختلف فرقے ہوجانے کی وجہ اور اونکے عجیب و غریب اعتقادات کو بیان کرکے ثابت کیا کہ اسلام ہی بہترین طریق ہے- یہ مذہب عقل کے مناسب ہے منطق سے ثابت کیا جاسکتا ہے اور انسانی ضروریات وحوائج کے حسب حال ہے- شیخ موصوف نے اس لیکچر کو ایک گھنٹہ بارہ منٹون مین ختم کیا- اوسکے ختم ہونے پر ہز اکسلنسی نے باجماعت نماز مغرب ادا کی- جماعت سے پہلے احمد کو ایم بے فرزند شیخ الاسلام اور عربی سی بلنگ نے اذان و تکبیر پڑہی اور سید شرف الدین خلیل ایل ایل بی ساکن کلکتہ نے امامت کی-

نماز کے بعد ایک خاص جلسہ کیا گیا- شیخ الاسلام صدر انجمن ہوئے اور کئی انگریز نومسلمون اور دیگر ممالک کے مسلمان حاضرین نے شیخ صاحب کی تقریر کی تائید کی- زمرہ حاضرین مین مندرجہ ذیل اصحاب بہی شامل تہے :- حسن احمد مصطفے ظاہرین- احمد بن محمد- یوسف چاینا- و اسمعیل سعید (از جزیرہ جاوا) سید شرف الدین خلیل (کلکتہ) شیخ ابراہیم سلیمان (از کوہ لبنان واقع شام)- حسن احمد (بغداد) مولا حسن (از فیض دار الخلافہ مراکو)- پروفیسر نصر اللہ وارن و دیگر نومسلم صاحبان و خاتونان لورپول-

جلسہ کی کارروائی شروع ہونے پر شیخ الاسلام نے مندرجہ ذیل تقریر کی :- ہم سب لوگ مسلمانان روے زمین کے خلیفہ اعظم سلطان المعظم غازی عبد الحمید خان کے ایک خادم با اخلاص اور نائب کی آؤبھگت کے لئے یہان آج خاص طور پر جمع ہوے ہین- ہمارا مہمان وہ مرد بزرگ شان ہے جسپر اوسکے آقا و نعمت کو کامل اعتبار اور بہروسہ ہی- وہ عثمانیہ قوم کا قابل و لایق نایب ہی- پچہلے تیس برسون مین وہ سلطنت عظمی عثمانیہ کی طرف سے مختلف اہم ایلچیانہ کامونپر مامور رہا ہی- وہ تین سلطانون عبد العزیز شہید- مراد پنجم- اور موجودہ فرمانروا کے ماتحت جسکی عمر مین خداوند کریم برکت دے- کام کرچکے ہین- جنگ روم و روس مین جسکو اب بیس برس ہوگئے ہین- ہمارا نامور مہمان عثمانیہ فوج مین جرنیل کا ممتاز عہدہ رکہتا تہا- اور اوس کمیٹی کا ڈائرکٹر تہا جو ممالک غیر کے مسلمانون سے ترکی سپاہیون کے لئے موصول شدہ زراعانت کی منتظم تہی- مگر ہمارے مہمان نے میدان جنگ پر ہی اپنی لیاقت و قابلیت کے جوہر نہین دکہائے- اوایل عمر مین اوس نے پیرس مین قانون کی تعلیم پائی اور ڈاکٹر آف لاز (قوانین) کی ڈگری حاصل کرکے شاہی طلائی تمغہ جو دس برس کے عرصہ مین سب سے اعلے درجہ پر کامیاب ہونیوالے طالب علم کو ملتا تہا حاصل کیا- ہز اکسلنسی فریدون بے اون ترکی سفراء (قراتہیوڈوری پاشا و محمد علی پاشا) کے جو برلن کانگرس مین شریک ہوئے- اتاچی تہے- اور اُس موقعہ پر لارڈ بیکنسفیلڈ (مرحوم سابق وزیر اعظم و انگریزی سفیر- برائے برلن کانگرس) پرنس بسمارک اور پرنس گارچکاف (مرحوم- جو اس وقت روسی وزیر خارجیہ اور کانگرس مذکور مین روسی نایب تہا) سے واقفیت پیدا کی- لارڈ بیکنسفیلڈ سے یہ واقفیت آہستہ آہستہ مستحکم دوستی کے درجہ تک پہونچگئی- جو فقط وزیر موصوف کے مرنے پر ختم ہوئی- پاشاے موصوف بنجارٹ (دار الخلافہ روميليا) بلگريڈ (دار الخلافہ سرویا) بوداپست (صدر مقام ہنگریا) اور ایتہنز مین ترکی ایلچی اور ایک وقت وزیر صیغہ خارجیہ سلطنت علیہ رہ چکے ہین- اور اب اعلی حضرت خلیفۃ المسلمین کیطرف سے خاص ایلچی ہوکر جلالت مآبہ قیصرہ ہند کو اپنے مبارک عہد کے ساٹہہ برس پورے کرنے پر مبارکباد دینے آئے ہین- ایک بکواسی نے (یعنی گلیڈسٹون) جسکو بے نام چہوڑنا ہی مناسب ہے (ہنسی اور قہقہے کے نعرے) اپنی معمولی بداخلاقی سے لوگون کو سلطانی سفیرون پر آوازہ کسنے کا ایما کیا تہا- مگر انگریزی قوم کی طبعی خوش اخلاقی اونکو ایسے پاگلانہ اشارہ پر کاربند ہونیکی کب اجازت دے سکتی تہی- آج ہمارے ہی مکان کے باہر غیر مسلم باشندون کے جم غفیر نے خوشی کے نعرے بلند کرنے سے اسبات کا کامل ثبوت دیدیا ہے کہ انگریزی قوم بدستور سابق سچی بہادری اور شجاعت کے کارنامون کی پوری مداح ہے- مین اپنے مہمان کو یقین دلاتا ہون کہ اوسکے آقاے نامدار کی محبت تمام مسلمانون کے دلون مین بس رہی ہے- اسوقت ہال مین جاوا کے دور دراز جزیرہ ہندوستان- مراکو- اور شام و انگلستان الغرض تینون براعظمون کے نایب موجود ہین اور اون سب کی یہی ایک دعا ہے کہ خداوند کریم سلطان المعظم کو عرصہ مدید تک اپنے حفظ و امان مین رکہے- (چیرز)

شیخ الاسلام کی تقریر کے بعد مسٹر خالد سمتہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا-

"یہ جلسہ مسلمانان جو تینون براعظمون اور کئی اسلامی قومون کے نایب ہین- ہز اکسلنسی جنرل سید محمد فرید بے کی تشریف آوری لورپول پر صدق دل سے خوش آمدید کہتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ پاشاے ممدوح یونان مین عساکر عثمانیہ کی فتوحات تازہ پر ہم مسلمانون کی طرف سے مبارکباد اور حضرت امیر المومنین کی ذات خاص اور اونکے خاندان سے ہمارے دلی تعلق و خلوص کا اظہار پایۂ عرش خلافت پناہی تک عرض کردین" مین سب سے پرانا انگریز نومسلم اور نیز ایسے شخص کی حیثیت مین جسنے اسی پاک مذہب مین شادی کی ہے بدل و جان اس ریزولیوشن کو پیش کرتا ہون- پچہلے چند دنون سے ہم نے جماعت نومسلمانان لورپول کے جوانون اور لڑکون کا ایک دستہ تیار کرکے اونکو جنگی تعلیم دینے کا انتظام کیا ہے- ہم اپنے پاک مذہب کے لئے لڑنے کو مستعد ہین اور ہمارا ارادہ ہی کہ اپنی اولاد مین بہی ویسا ہی جوش اور شجاعت پیدا کردی جائے-

مسٹر میک گورن فیلو لنڈن ایشیاٹک سوسائٹی نے تائید مین کہا کہ مین بحیثیت مسلمان کے نہین بلکہ برطانیہ نژاد کی حیثیت مین جسکی دلی آرزو یہ ہے کہ ترک انگریز ایک دوسرے کے ساتھ غیر منقطع رشتہ اتحاد سے وابستہ ہوجائین- اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہون-

مسٹر جی قاسم پولمیار نے بتائید ریزولیوشن بیان کیا کہ جو مذہب اس قابل نہو کہ اوسکے لئے لڑائی کیجائے- وہ مذہب کسی قابل ہی نہین- (چیرز)

مسٹر خلیل نے تائیدی تقریر مین بیان کیا کہ مسلمانان ہند کا ہر ایک فرد بشر سلطان کا مخلص ہوا خواہ ہے (ہمکو اس مین شک ہے- ایڈیٹر-) ہزارون ہندی نوجوان بطور مجاہدین سلطان المعظم کی خدمت کے لئے تیار ہین- یونان کے ساتھ لڑائی شروع ہوتے ہی مین اور لنڈن کے نوجوان ہندوستانی طلبا کی ایک جماعت نے ترکی سفارت متعینہ لنڈن کو جاکر اپنی خدمات میدان جنگ کے لئے پیش کی تہین- مگر ترکی سفیر (قوسطانی پاشا) نے ہمارا شکریہ ادا کرکے ہمکو یقین دلایا کہ ابہی ضرورت نہین- (چیرز)-

مسٹر مصطفے زہریر نے ٹوٹی پہوٹی انگریزی مین کہا کہ مین اپنے جاوی مسلمان بہائیون کی طرف سے خلیفۃ المسلمین کو یقین دلا سکتا ہون کہ اونکو حضور ممدوح سے ایسی عقیدت ہے جو کبہی دور نہین ہوسکتی- جاوا اور بورنیو دونون ملکون مین خطبہ ہمیشہ سلطان المعظم کے نام سے پڑہا جاتا ہے- (چیرز)-

مس اے گبسن صاحبہ نے کہا کہ مین اس قدر جنٹلمینون کے بعد چند کلمات عرض کرنیکی معافی مانگتی ہون- خاتونین بالعموم جو کچہہ گفتگو کرنی ہوا اپنے گہرون مین ہی کرلیتی ہین- جیسا کہ جنٹلمینون کو جو اس طرح سے عام مجالس مین لیڈیون کی گفتگو کے لطف سے محروم رہتے ہین بخوبی معلوم ہے- (حاضرین کیطرف سے قہقہہ) تاہم مین ایسے موقعہ کو جناب ہز اکسلنسی کو یہ یقین دلائے بغیر ہاتہہ سے نہین جانے دیسکتی- کہ انگریز نومسلم عورتین اپنے مذہب مین ویسی ہی راسخ ہین جیسے کہ انگریز نومسلم مرد- یہ درست ہے کہ ہم میدان جنگ مین لڑائی نہین کرسکتین- لیکن مریضون کی تیمارداری کے لئے ہم بڑی خوشی سے اپنی خدمات پیش کرینگی- چیرز- +

اسکے بعد ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوگیا اور ہز اکسلنسی فریدون بے نے سلیس و شستہ انگریزی مین کھڑے ہوکر حسب ذیل جوابی تقریر کی:-

میرے پیارے شیخ و مسلمان برادران - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین نے انگلستان مین آجکی شام سب سے بڑھکر نہایت خوشی اور مسرت مین بسر کی ہے - مین تمہاری ملکہ معظمہ کی خدمت مین آداب بجالا چکا ہون - مین تمہارے امرا اور مدبرین کی مجالس مین شامل ہوچکا اور اونکی خوشگوار صحبت اور فاضلانہ گفتگو سے حظ اٹھا چکا ہون - لیکن آجکی رات مین اپنے گھر مین ہون - مین اپنے بھائی اور بہنون مین موجود ہون - اس وقت مین تمہاری سرزمین پر ایک اجنبی اور بیگانہ نہین بلکہ اپنے گھر مین ہون - تمہارے فصیح و مقرر شیخ نے جسکا نام قسطنطنیہ مین بھی ویسا ہی ہر دلعزیز اور مشہور ہے جیسا کہ خود لورپول مین میری نسبت بہت کچھ خوش آیند کلمات بیان کئے ہین - مین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون - مگر مین شیخ موصوف کو یقین دلاتا ہون - کہ جو کچھہ خدمات مین اپنے آقائے نامدار کی کر سکا ہون وہ ایک ایسی مبارک ذات کے لئے کیگئی ہین جو اون تمام اشخاص کے دلون مین جو اُسکو جانتے ہین اپنا گھر کئے ہوئے ہے - اور اونکو اپنا بیحد مداح بنائے ہوئے ہے - سلطان المعظم کے اوصاف سے جسقدر زیادہ علم ہو اوسیقدر اوسکی محبت بڑھتی جاتی ہے - تمکو اون ابلیسانہ جھوٹی کہانیون پر جو حضرت خلافت پناہی کی نسبت انگریزی اخبارون مین مشتہر کی جاتی ہین کبھی یقین نہین کرنا چاہیئے سلطان سچا محب ملک ہے - اوسکی زندگی اپنے ملک - اپنی رعایا اور اپنے مذہب کی خدمت پر وقف ہے - (چیئرز) -

مین نہایت احتیاط سے تمہارا ریزولیوشن خود حضرت ممدوح کے دست خاص تک پہنچاؤنگا - خلیفۃ المسلمین تمہاری ترقی کی ہر ایک جزئیات کو جو تم لورپول مین کر رہے ہو نہایت شوق سے دیکھتے رہتے ہین - وہ بخوبی جانتے ہین کہ جبتک تمہارا پریسیڈنٹ ان جزائر کا شیخ الاسلام ہے اسلام کی اغراض و مقاصد کی یہان کامل حفاظت ہوتی رہیگی - جیساکہ تمہارا شیخ اپنے بے نظیر لکچر مین ابھی کہہ چکا ہے - اسلام سچی برادری اور زندہ و قایم اخوت ہے - چند تقریر کنندگان نے میری عزیز دوست اوہم پاشا کی نسبت تعریفی کلمات استعمال کئے ہین - وہ میرا پرانا ہم جماعت ہے - اور مین اوسکو نہایت احتیاط سے اس امر کی اطلاع دونگا کہ آپ صاحبان کس عزت کی نگاہ سے اُسے دیکھتے ہین - اونکو یہ معلوم کرکے کمال خوشی ہوگی - کئی صاحبون نے معاملات تہسلی کی موجودہ حالت کی طرف اشارا کیا - مین بحیثیت ایک برسر کار وزیر سلطنت کے ایسے معاملہ کی نسبت اس موقعہ پر کچھہ عرض کرنے سے معذور ہون - مجھے یقین ہے کہ آپ میری معذوری کو بخوبی سمجھتے ہونگے - تاہم مین آپ کو یہ اطمینان دلا سکتا ہون کہ جہانتک عثمانیہ اغراض کا تعلق ہے - یہ معاملہ نہایت مضبوط ہاتھون مین ہے - اس وقت یورپ مین میرے شاہ ذیجاہ سے زیادہ قابل کوئی بادشاہ نہین ہے - اور نہ کوئی بادشاہ اون سے زیادہ محنتی اور اپنے منصب کے فرائض کو تندہی سے ادا کرنے والا ہے - علاوہ ازین حزم و احتیاط مین بھی اونسے بڑھکر کوئی بادشاہ نہین ہے - مین تمہاری بامروت فرمانروا قیصرہ و ملکہ کا دل سے ادب کرتا ہون اور تمہاری بہادر قوم کی عزت کرتا ہون - مگر مین اپنے وطن سے بھی کچھہ کم محبت نہین رکھتا اور اپنے قیصر بلند اقبال کا کچھہ کم ادب نہین کرتا - جس قیصر کی مجھے یقین ہے کہ مین جان نثاری سے خدمت کرتا ہون اور جو ہر ایک سچے مسلمان کی جان نثاری اور عزت کے قابل ہے - اخیر مین مین پھر تمہارا با محبت آؤبھگت تمہارے نوازش آمیز کلمات - تمہاری برادرانہ مدارات اور تمہارے شیخ کی مہمانداری کا شکریہ ادا کرتا ہون اور تمہاری انسٹی ٹیوٹ کے لئے ہر طرح کی کامیابی و ترقی کے لئے دعا کرتا ہون - (بلند چیئرز) +

ہز اکسلنسی کے بعد کپتان ٹامسن ایڈورڈز نے جو تمغہ مجیدیہ پہنے ہوئے تھے تقریر کی - جسکا لب لباب یہ تھا کہ اس جلسہ کی صدارت کرنے اور بینظیر لکچر دینے کے لئے مین شیخ الاسلام کے شکریہ کا ووٹ پاس کئے جانیکی تجویز کرتا ہون - مین یہ تجویز اسلئے بھی نہایت خوشی کے ساتھ پیش کرتا ہون کہ ۱۸۹۰ء مین مین جہاز رومیلیا کا جسپر سوار ہوکر شیخ عبداللہ کو ملیم اونکا فرزند اور سر ایڈورڈ سل قسطنطنیہ گئے تھے - کپتان تھا - میرے لئے یہ سفر نہایت مبارک ہوا - اور اس وقت سے مین شیخ موصوف کے کارنامون کو بڑے غور اور شوق سے دیکھتا رہا ہون - مین ترکون کا بڑا ثنا خوان اور اونکے ملک کو پسند کرتا ہون - مجھے یہ یقین مدت سے ہے کہ ترکون کا مذہب عیسویت پر فوقیت رکھتا ہے اور اب مین علی رؤس الاشہاد بیان کرتا ہون کہ مجھے آئندہ عیسائی نہ تصور کیا جائے - مجھے اوسکے عقاید پر کوئی یقین نہین رہگیا - کپتان صاحب کے بعد مسٹر بلال ولکنس - مسٹر میک گورن اور سید خلیل نے تجویز کی تائید مین تقریرین کرکے شیخ عبداللہ کو ملیم کی بینظیر مستعدی - مصروفیت اور قابلیت کی جو وہ نہ صرف اسلام کی ترقی بلکہ اپنے پیشہ وکالت اور دیگر ملکی فرائض کے متعلق ظاہر کر رہے ہین کمال تعریف کی - جسکے پڑھنے سے اون الزامات کی جو کچھہ عرصہ ہوا شیخ موصوف کی دیانت اور حسن کارگذاری پر عاید کئے گئے تھے کچھہ وقعت نہین رہجاتی -

اس ریزولیوشن کے باتفاق رائے پاس ہونے پر شیخ عبداللہ کو ملیم نے حاضرین کا شکریہ ادا کرکے بیان کیا کہ میرا اسقدر کامون کو سرانجام دے لینا کوئی راز نہین - مین صرف وقت کی نگہداشت کرتا ہون - ہر ایک لحظہ کے لئے کوئی کام معین کر چھوڑو - اور ہر لحظہ کچھہ نہ کچھہ کرتے رہو بس بڑا گر یہ ہے - جس وقت نلسن نے اپنا یہ مشہور نشان "انگلستان ہر ایک شخص سے اپنا فرض ادا کرنیکی توقع رکھتا ہے" جہاز کے مستول پر بلند کیا تھا تو اُس وقت میرا ہی ایک بزرگ امیر البحر مذکور کے جہاز موسومہ وکٹرل کو جنگ کی صف کیطرف بڑھا رہا ہے - اسلام ہر ایک مرد اور عورت سے توقع ہی نہین رکھتا بلکہ اپنا فرض ادا کرنیکا مطالبہ کرتا ہے "خداوند کریم ہر ایک شخص سے اوسکے وقت کا حساب لیگا - کہ اُسے کس طرح صرف کیا - پس مین اپنا وقت اور اپنی طاقتین اور کوششین اسلام کی ترقی مین جو واحد - سچے اور دائمی خدا کا سچا مذہب ہے صرف کرنے سے صرف اپنا فرض ادا کر رہا ہون"

اسکے بعد جلسہ برخاست ہوگیا - اور سفیر موصوف گاڑی پر بیٹھکر شیخ الاسلام کے مکان کو واپس تشریف لیگئے - راستہ مین باشندگان لورپول خوشی کے نعرے بلند کرتے رہے -

۱۹ر جولائی کو صبح کی ٹرین پر ہز اکسلنسی پیرس کیطرف تشریف لے گئے - +

قابل تعریف و قابل تقلید فیاضی - جناب منشی مظفر احمد خان صاحب ضلعدار نہر بوٹانہ ضلع کرنال نے ازراہ قومی ہمدردی و اخوت بینظیر عالی حوصلگی سے کام لیکر ایسے پانچ طالبعلمون کے نام جو استطاعت خریداری نہ رکھتے ہون اپنے خرچ سے ایک سال کے لئے مفت اخبار **وکیل** جاری کرانا منظور کیا ہے - ہم منشی صاحب موصوف کی اس فیاضی اور ساتھہ ہی وکیل کی قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہین - اور چونکہ صاحب ممدوح نے طلبا کا انتخاب ہماری رائے پر چھوڑا ہے شوقین مگر بے استطاعت طلبا کو دفتر اخبار وکیل مین درخواستین بھیجنی چاہئین - درخواست کے ساتھہ جو ۳۱ر اگست تک موصول ہوجانی چاہیئے ہیڈ ماسٹر یا منیجر کی طرف سے اس امر کی تصدیق بھی ہونی ضروری ہے کہ طالب علم محنتی - جماعت مین ہوشیار اور واقعی استطاعت اخبار کی خریداری کی نہین رکھتا - دیہاتی طلبا کو شہریون پر ترجیح دی جائے گی - دیہاتی آبادی کو اخبار بینی کی بہت زیادہ ضرورت ہے - اسی لئے اگر کوئی اور صاحب ایسی ہی عالی ہمتی سے کام لیکر چند پرچے دیہاتی لوگون کے مطالعہ کے لئے منظور فرماوین تو وہ ملک و قوم کی سچی خدمت کرنے والے ہونگے - +

مہم لوچی۔ اس مہم مین سرکاری فوج اب تک کوئی نمایان کام نہین کرسکی دشمن رات کے وقت کبھی کبھی کیمپ مین گھس آتا ہے یا راستہ مین قافلون پر آپڑتا ہے۔ سرکاری فوج تعاقب کرتی ہے۔ بعض وقت لوٹیرے نلوہ بچ جاتے ہین اور بعض وقت اونکے چندایک آدمی قید اور قتل ہوجاتے ہین۔ بڑا زور تار کے کاٹنے پر ہے جو فوراً درست کرلی جاتی ہے۔ توری قبیلہ کے سو آدمیون کے ساتھہ کجوری کے قریب ۷ اگست کو مٹ بھیڑ ہوئی۔ چار سرحدی قتل ہوئے جنمین سے تین کو وہ اُٹھالے گئے۔ سرکاری فوج کو غنیمت مین چالیس کہالین آٹے اور دیگر متفرق اشیاء کی بھری ہوئی ملین۔ سرحدیون سے این ہم غنیمت ۱۔ وزیری متفرق گروہون مین ہوکر سرکاری علاقہ مین لوٹ مار کرتے پھرتے ہین۔ جن دیہات کے قریب تار کٹ جاتی ہے اوسپر جرمانہ کردیا جاتا ہے۔ اس سے کچھہ افاقہ سا ہوگیا ہے۔ عیدک اور سیدگی کی فوج مین بخار اور امراض شکم کی شکایت عام ہے۔ جنرل کے بلانے پر مدخیلون نے گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط سننے کے لئے شروانی کو جرگہ بھیجنے سے انکار کردیا ہے۔ مگر بطور خود چند آدمی اس غرض کے لئے روانہ ہوئے ہین۔ سرکاری فوج شروانی مین دشمن کے اچانک حملہ سے بچاؤ کرنیکے لئے مورچے وخندقین وغیرہ تیار کررہی ہے۔ خوشحال گڈہ کے قریب ۱۲ اگست کو دریائے سندہ مین ۲۵½ فیٹ پانی ہوگیا۔ کشتیون کا پُل ابھی تک صحیح وسالم ہے۔

داتاخیل مین ۱۱ اگست کو خبر آئی کہ ملا پوندہ دو ہزار کی جمعیت سے مقام مذکور کے جنوب مین موجود ہے اسپر کرنیل ہاگ کمانڈر داتاخیل کیمپ ۱۲ اگست کو کچھہ فوج لیکر غنیم کی کیفیت معلوم کرنیکے لئے شرور اور شوال کیطرف گئے۔ مگر اوسکا کہین پتہ نہ چلا۔ اور فوج سارے دن مین ۲۶ میل کا سفر کرکے واپس آگئی +

مہم مالاکھنڈ۔ مدملا نے ۱۶ اگست کو بالائی سوات کے باشندون کو فساد پر برانگیختہ کرنیکے لئے سخت کوشش کی۔ مگر مطلقاً کامیاب نہ ہوسکا۔ اوسکے زخم کچھہ ایسے خطرناک نہ تھے۔ نواب دیر اپنی رعیت کے اون لوگون کو جو فساد مین شریک ہوئے سزا دینے کا بندوبست کررہا ہے بمقام چکدرہ سرحدیون کو شکست ملنے کا دوسرے قبائل پر اچھا اثر پڑا ہے۔ اور تمام ملک مین امن قایم ہوگیا ہے۔ ۷ اگست کو بارش ہوجانے سے گرمی کم ہوگئی۔ اسی تاریخ انگریزی فوج کے ایک دستہ نے کہار کے جنوبی دیہات مین گشت کی۔ تمام باشندے بھاگ گئے ہوئے تھے۔ مالاکھنڈ کے شمالی کمپ سے جو سرکاری گودام اور اسباب لوٹ لیا گیا تھا۔ اوسکا بہت سا حصہ ان دیہات سے دستیاب ہوگیا۔ مدملا نے ۵ اگست کو شنواریون کے اُبھارنے کی کوشش کی جب وہ نہ مانے تو موضع الوچ کو جاکر وادی اباخیل مین بوری کوٹ کو چلا گیا۔ ۸ کو اس درا مین تار گھر قایم۔ اور چکدرہ کا سلسلہ تار برقی درست کیا گیا۔ گورہ فوج کے ہسپتالون کے لئے امن درہ تک برف کا انتظام بھی اسی تاریخ سے ہوگیا ہے جو راولپنڈی سے پہنچائی جاتی ہے۔ چکدرہ کو ہیڈ کوارٹر بناکر فوج کہار۔ مالاکھنڈ۔ اور ملاکنڈ مین تقسیم کیگئی ہے۔

پچاسویں میدانی باتری ۳ اگست کو دیر رات کے جالندہر سے سرحد کیطرف روانہ ہوئی۔ راستہ مین ٹرین پر ۱۱ گورے گرمی سے صاحب فراش ہوئے۔ اور اگر راستہ مین برف بافراط دستیاب ہوتی تو یہ تعداد اور بھی بڑھ جاتی۔ راولپنڈی پہونچنے پر باتری مذکور کو سرحد پر ابھی ضرورت نہ ہونیکی وجہ سے وہین اتار دیا گیا۔ اس باتری کو صرف ۲۴ گھنٹے پہلے سفر کے لئے تیار ہونیکا حکم موصول ہوا تھا۔ پچھلے ہفتہ فوج کی نقل وحرکت اس تیزی سے ہوتی رہی کہ اکثر دفعہ معمولی ٹرینون کے علاوہ ۲۴-۲۴ سپیشل ٹرینین یومیہ چھوڑی گئین۔

امیر صاحب نے قلعہ چمن کو دو باتریان بھیجدی ہین۔

شب قدر پر ۹ اگست کو مہمندیون اور سرکاری فوج مین سخت لڑائی ہوئی۔ شب قدر یا شنکر گڈہ کا قلعہ سکھون نے تیار کیا تھا۔ یہ ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ اسکی دیوارین پچاس فیٹ بلند ہین۔ قلعہ کے نیچے سکھون کے وقت کا ہی ایک بازار ہے جو اب اچھا خاصا قصبہ بنگیا ہے۔ مہمندیون نے غالباً ملا ہدلہ کے اغوا سے شورش شروع کی ہے۔ جس وقت یہ لوگ شب قدر پر حملہ آور ہوئے قلعہ مین صرف چالیس یا پچاس سکھہ سپاہی پولیس کے تھے۔ وہ قلعہ کو تو فتح نہ کرسکے اور شہر کو لوٹ لے گئے اور قلعہ وشہر کو آگ لگادی۔ اس امر کی اطلاع پہونچنے پر پشاور سے جو بیس میل کے فاصلہ پر ہے فوج روانہ کی گئی جو ۸ اگست کی صبح کو شب قدر پہونچ گئی۔ قلعہ سے اس وقت بھی دھوان نکل رہا تھا۔ اسوقت دو ہزار سرحدی جمع تھے جو فوج کو دیکھتے ہی رفوچکر ہوگئے۔ ۹ اگست کو پشاور سے اور کمک پہونچ گئی اوسوقت تقریباً چھہ ہزار سرحدی سرکاری فوج سے جمکر لڑائی کررہے تھے۔ مگر کمکی فوج کے سوارون نے چند ہلّون مین اونکو منتشر کردیا۔ سرکاری فوج مین ایک میجر اور ایک کپتان سخت اور ایک لفٹنٹ خفیف زخمی ہوا۔ کل یورپین ودیسی مقتولین کی تعداد ۱۲۔ اور سخت وخفیف زخمیون کی ۶۴ ہے۔ سرکاری فوج مین اس قدر نقصان ہونے سے غنیم کے نقصان کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ کسقدر۔

۹ اگست کو شب قدر کی لڑائی مین ۲۲ سو انگریزی فوج تھی۔ شب قدر مالاکھنڈ سے بخط مستقیم ۲۵ میل ہے۔ ۹ اگست کو مالاکھنڈ کے پہلے بریگیڈ کے لئے بار برداری کا سامان اور دس دن کے راشن کا انتظام مکمل ہوگیا اور کہار ونوشہرہ کے درمیان بار برداری کی گاڑیون کا سلسلہ قایم کردیا گیا۔ مہمندون کی سرکوبی کے لئے غالباً اب تیسری باقاعدہ مہم تیار کی جائے گی۔

۱۰ اگست کو شب قدر سے جہان مزید گورہ ودیسی فوج اور توپخانہ پہنچ گیا تھا پانچ میل پرے تک دیکھہ بھال کیگئی۔ مگر کوئی دشمن دکھائی نہ دیا۔ شب قدر سے سرحد تین میل پرے ہے۔ ۹ کی لڑائی مین ۳۰۰ سرحدی قتل اور بہت سے زخمی ہوئے۔

مالاکھنڈ سے ۱۱ اگست کو تمام فالتو اسباب اور گودام کہار کو بھیجدیئے گئے۔ یہ مقام عنقریب بالکل خالی ہوجائے گا۔ سخت مجروح افسرون کو پیچھے بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ قلعہ دروش سے براہ گلگت ۷ کو تار روانہ کیا گیا کہ تاریخ مذکورہ بالا تک چترال۔ غیرت اور دروش مین سب طرح سے امن وامان تھا۔ ۲۸ جولائی سے بعد مالاکھنڈ اور دیر کے راستہ کوئی خط وکتابت دروش مین موصول نہین ہوئی۔ گلگت سے خاص ہرکاری تین دن مین چترال پہونچتی ہین۔ بمبئی کی ۲۸ ویں پاؤنیر پلٹن کو بھی بتاریخ ۱۱ اگست فی الفور نوشہرہ جانیکا حکم موصول ہوگیا۔ یہ پلٹن کرکی مین مقیم تھی وہانسے ۱۳ کو روانہ ہوگئی اسمین ۶۔ انگریز افسرون کے علاوہ ۱۴ دیسی افسر اور ۶۰۰ سپاہی ہین۔ اسکا کام سڑکین صاف کرنا۔ سڑکین لگانا اور عمارتین بنانا ہے پلٹن مذکور اپنے آلات واوزار ساتھہ لائی ہے۔

۱۰ اگست کو مقام الہ ڈنڈ کا جرگہ میجر ڈین پولیٹکل افسر مالاکھنڈ کیساتھہ مین حاضر ہوا۔ اہالی جرگہ نہایت مسکین مزاجی سے گفتگو کرتے رہے اور وعدہ کیا کہ جو سرکاری چیز ہمارے پاس ہوگی اوسے واپس کردین گے۔ مالاکھنڈ کے فساد کی وجہ سے چترال کو گلگت کے راستہ رسد بھیجنے کی تجویز ہوئی تھی۔ اب براہ راست دیر و مالاکھنڈ کو راستہ بھیجی جائیگی۔ کرنیل لیمپ کی ران کاٹ دیگئی ہے۔ اونکی ران کی اندرونی حالت کو دیکھنے کیلئے رونجن شعاعون کے آلہ سے کام لیا گیا۔ مگر وہ راستہ مین بگڑ گیا تھا۔ ٹھیک کام نہ لیسکا

۱۲ اگست کو خبر موصول ہوئی کہ سرحدیون نے سخت بلند مین جرگہ یا کونسل کی جسکے بعد بونیر وال ہندوستانی غازی اور چملا وکھدوخیل کے لوگ ۹ اگست کو سوات کیطرف روانہ ہوگئے۔ ایمان سے ۱۱ تک وہان کوئی نہین پہونچا تھا۔ درہ امبیلا کی قریبی وادی چملا کہلاتی ہے۔

بُنیر وال کے دو قبیلون نے شرکت سے انکار کردیا ہے۔ کھدوخیل اور جاوون یوسف زئی ہین اور ضلع پشاور وہزارہ کی حدود پر آباد ہین۔ دریائے سوات سے جنوب کیطرف کے اتمان خیل بالکل خاموش ہین۔ شمالی جانب والون کی خبر نہین۔ مدملا ابھی تک اپوزیشن مین بتایا جاتا ہے۔ مگر اب اوسکی بات کوئی نہین مانتا۔

چند قبیلون کی طرف سے جو ملاکھنڈ کے حملہ مین شریک تھے۔ سرکاری افسرون کے پاس جرگے آئے ہین۔ جنرل بلڈ صاحب کو گورنمنٹ نے سرحدیون کے مطیع کرانیکے لئے حسب منشا کارروائی کرنی کا اختیار دیدیا ہے۔ ۱۱ کو شب قدر سے سوار پہرگشت کے لئے نکلے جو چار آدمیون کو پکڑ لائے اس امر کے

نقشہ سرحد افغانستان وروسی وانگریزی علاقہ بمعہ علاقجات سوات وغیرہ

علامت سرحد ——

باد کرنکی سخت وجوہات ہین کہ مہمندیون کو کمک پہونچگئی ہو۔ اور وہ ابہی لڑائی کرنیکا ارادہ رکہتے ہین آفریدیون اور بونیر والون نسبت بہی ایسا خیال ہے۔ ضرورت کے وقت کام آنیکے لئے راولپنڈی مین دو ریزرو بریگیڈ تیار ہونیکا حکم دیا گیا ہے۔ ایک بریگیڈ مین دو گورہ رجمنٹین، تین گورکہا، ایک دیسی رجمنٹ۔ ایک رسالہ۔ ایک کوہی باتری اور ایک کمپنی سفر مینا جو پونا سے آئے گی اور اس مین ۱۸۹ سپاہی ۵۔ انگریز اور ۳ دیسی افسر ہین ہونگی۔ ایک گورہ رجمنٹ جیل پور (صدر مقام ممالک متوسط) سے آئیگی۔

دوسری بریگیڈ مین ایک گورہ رجمنٹ سکندر آباد (دکن) سے۔ ایک گورہ رجمنٹ بنگلور سے دو گورکہا پلٹن میدانی باتری۔ ایک رسالہ۔ ایک کمپنی سفر مینا ہوگی۔ یہ بہی بنگلور سے آئیگی۔ شب قدر تک یہ رانی تار برقی مراسلہ فی الفور قایم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سامان پشاور پہونچگیا ہے۔ غالباً اپازئی اور قلعہ مچنی تک بہی تار لگائی جائے۔ بدہ کو پشاور مین افواہ مشہور تہی کہ ۱۲۔ اگست کو مہمندی حملہ کرینگے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ پشاور کے باشندے اپنی نسبت بہت مرعوب اور پریشان خاطر ہو رہے ہین۔ اونکا خیال ہے کہ مسلمان ہندون کے محلے لوٹ لینگے۔ اور ایسا کرنیکے لئے پہلے شہر کے کسی اور حصہ مین آگ لگادیجائیگی اور جب پولیس اوسکے بجہانے مین مصروف ہوگی وہ یکبارگی دہاوا کرکے ہندون کو لوٹ لینگے۔ غالباً اس افواہ کے انتظام کے لئے قلعہ بہلور کی تمام پولیس اور وہان کا مہتمم پولیس ستاون شاگردون سمیت پشاور کو بہیجدیا گیا۔ ۱۳۔ اگست کو مالاکہنڈ مین پہر سے بالائی سوات کیطرف پیش قدمی کرنیکا حکم دیا گیا۔ اور غالباً فوج نے ۱۵۔ اگست کو بڑہنا شروع کردیا ہوگا۔ فوج یکایک بیٹہنے سے انکار گئی تہی کوچ کا حکم اوسنے بڑی خوشی سے سنا۔ مگر جبکہ نشیبی سوات کے باشندے بلا شرط مطیع فرمان ہوگئے ہین اور بالائی سوات والون نے بہی اطاعت قبول کرنیکے لئے جرگے بہیجدیے ہین تو پہر اس پیش قدمی مین جو بالائی سوات کیطرف کیگئی ہو کیا مصلحت سوچی گئی ہو۔ یہ پیش قدمی پہلا بریگیڈ کریگا۔ کوئی خیمہ ساتہہ نہین جائیگا۔ بارہ دن کا راشن لیا جائیگا۔ اس بریگیڈ مین ساڑہے تین ہزار پیدل اور سوار ہونگے۔ جنرل بلڈ صاحب اس فوج کے ہمراہ ہونگے سنا جاتا ہے کہ امرتسر اور لاہور کے سٹیشنون پر دو ایک گورون نے حکم عدولی کی تہی جسپر وہ اب مورد عتاب ہین۔

شب قدر پر حملہ کرنیوالون کی جمعیت منتشر ہو رہی ہو۔ اتحاد خیلی بالکل الگ تہلگ ہو۔ پادنیر پشاور کے حوالی افسرون پر سخت ملامت کرتا ہو کہ جس صورت مین شب قدر کے ہندون کو حملہ سے ہفتہ عشرہ پہلے مہمندیون کے حملہ کی خبر ہوگئی تہی اور اُن مین سے اکثر پشاور چلے آئے اور کئی قلعہ مین پناہگزین ہوگئے تہے حکام ضلع کیون خبردار نہ ہوئے۔ سرحدیون یا خود اندرون ملک مین فساد کرنیوالون کی سرکوبی سے بڑہکر ان فسادون کی کنہ دریافت کرنا اور قیام امن کے بعد موجبات فساد کو رفع کرنا ضروری ہو۔ ایک طرح سے تمام سرحد پر یکبارگی مادہ فساد کا مشتعل ہوجانا اور خود ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین متواتر فسادون کا ہوتا رہنا اس امر کا کافی ثبوت ہو کہ انتظامی مشین کے کل پرزے درستی سے کام نہین کر رہے۔ سرحدی فسادون کی نسبت بعض کا خیال ہو کہ وہ امیر صاحب کے ایما سے ہو رہے ہین لیکن ابتک یہ صرف خیال ہی خیال ہو اور زیادہ تر انکا الزام بالکل افسرون کی بہول انگاری یا جابرانہ کارروائیون پر تہوپا جارہا ہے۔ بریلی سے جو فوج سرحد کو بہیجی گئی تہی اُسکی جگہ پر کرنیکے لئے پونا سے ایک اور رجمنٹ وہان بہیجی گئی ہو۔ بنگال کمان سے کبہی فوج کو سرحد پر نہ بہیجے جانے سے بعض اشخاص یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ

کرشن نے لی سٹ فورڈ رسیگز بن رائفل کی گولی) گولیون سے دیکر میخوان اور آہنی ٹکڑون تک سے کام لیا۔ مدلا اور ملاہد ایک ہی گانون یا پاس پاس کے رہنے والے ہین دونون مین بعد اور اتفاق ہے۔ بمقام تنگ قلعہ انگزی علاقہ خدیزئی کے اندر شان کے ساتہہ شریک تہے حرات مین اسوقت ایک سو ہمہ

سرینگر (کشمیر) ۱۶ راگست ۱۹۵۴ء کو جو رعایا کے لوگ فریاد لیکر بحضور مہاراجہ صاحب بہادر حاضر ہوئی تھی اُنمیں ایک شخص حبیب اللہ شاہ بی بالشندہ علاقہ پشاور بھی شامل تھا۔ اُسکے ساتھ بخشی صاحب نے یہ سلوک کیا ہے کہ پولیس کی معرفت علاقہ ریاست سے بدر کرا دیا ہے۔ حالانکہ یہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ کوئی شخص بالشندہ علاقہ سرکاری بدون منظوری رزیڈنٹ صاحب بہادر کے علاقہ ریاست سے بدر نہ کیا جاوی۔ مگر بخشی صاحب نے اسکی کچھ پرواہ نہیں کی۔ رائے بہاگ رام صاحب کی حمایت سے اور سارا دارمدار رائے صاحب پر ہے۔ جنہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ؎

دو تن یکشود بشکند کوہ را

باقی جن اشخاص پر الزام لگایا گیا ہے وہ گلمرگ میں ہیں منجملہ انکے دو شخص حوالات میں ہیں معلوم نہیں یہ مقدمہ کب شروع ہوگا۔ شیخ شمس الدین کا مقدمہ گلمرگ میں ہو رہا ہے۔ آجتک پانچ گواہ منجانب استغاثہ ہو چکی ہیں جو اپنے بیانات سے خود ملزم تصور ہوتے ہیں۔ جناب بابو رشی بل صاحب چیف جج کشمیر منصف مزاج ہیں اور بیک بخشی سے کارروائی کرتے ہیں۔ اگرچہ پنڈت جیالال چیف جج جموں شیخصاحب کے سخت مخالف ہیں۔ مگر بابو صاحب کے ہوتے کسی بے انصافی کی امید نہیں۔ مہتمم خزانہ لالہ جیکشن داس صاحب وکیل رزیڈنٹ صاحب بہادر کا رشتہ دار ہے اس لحاظ سے وہ ملزم نہیں گردانا جاتا۔ شیخ شمس الدین پر الزام یہ ہے کہ چار سو روپیہ ڈبل خزانہ سے تبدیل کرلیا ہے۔ ایسا ہی الزام تحصیلدار میرپور پر تھا مگر اُس کو دوسری تحصیل میں بدلدیا گیا ہے اور اسپر کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ رائے صاحب کا پروردہ یافتہ ہے۔ بمقدمہ شیخ شمس الدین اکونٹنٹ جنرل صاحب یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ سٹیٹ میں کوئی کمی چلکی روپیہ ۱ میں نہیں ہے۔ برابر اوپر خزانہ میں لیا دیا جاتا ہے۔ تبدیل روپیہ سے کوئی نقصان اکونٹنٹ میں نہیں ہے۔ صرف بازار میں چلکی اور ڈبل میں اضافہ ہے۔ اگر یہی امر بنائے مقدمہ ہے تو سرینگر میں نوٹ کا ایک روپیہ ڈبل ۴ فیصدی تک اضافہ دیتا ہے اور بخشی پرمانند صاحب نے کبھی اپنی تنخواہ میں روپیہ نہیں لیا۔ برابر نوٹ لیتے رہتے ہیں۔ اور وہ بھی بغیر منظوری اکونٹنٹ جنرل و کونسل کے۔ اسصورت میں چاہئے تھا کہ اُنپر بھی مقدمہ قایم کیا جاتا۔ بات صرف یہ ہے کہ گورنر صاحب اور رائے صاحب دلی دوست ہیں۔ اور رائے صاحب حتی الامکان ہر ایک کارروائی مہاراجہ صاحب کے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ مہاراجہ صاحب کے پروردہ ہیں اُنپر ہر وقت مقدمہ بنانا اور اُنکو بیعزت کرنیکی فکر رہتی ہے۔ اور جو رائے صاحب کے پروردہ ہیں اُنکو دو دو عہدوں کی تنخواہ ملتی ہے +

شیخ شمس الدین سابق وزیر وزارت مظفر آباد پر زیر دفعہ ۱۲۵ تعزیرات ہند فرد جرم لگایا گیا ہے۔ اور وہ پھر حوالات میں کر دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ بابو رشی بل صاحب چیف جج کشمیر نے فرد جرم لگانے میں پنڈت جیالال صاحب چیف جج جموں کیساتھ اتفاق کرلیا ہے لیکن بابو صاحب کی منصف مزاجی اور قانون دانی سے امید ہے کہ وہ انصاف فرمانے میں کسی قسم کی طرفداری نہیں کرینگے +

بنائے استغاثہ یہ ہے کہ شیخ شمس الدین نے تبدیل روپیہ سے ۵۰۰ روپیہ ڈبل فائدہ اٹھایا ہے۔ رائے بہاگ رام صاحب نے جو آجکل ریاست کے مالک بنے ہوئے ہیں اس کو تمدنظر رکھا۔ مگر یہ خیال نہیں کیا کہ چیف جج جموں کو تحقیقات مقدمہ کیلئے ملانے میں کسقدر نقصان ہوگا۔ ایکہزار روپیہ سے زیادہ تو اُنکی آمد و رفت میں خرچ ہونگے۔ اسپر یومیہ کے حساب سے سفر خرچ تا قیام گلمرگ انکو ملیگا۔ ادہر جموں میں جو صاحب اُنکی قایم مقامی میں کام کرینگے انکو بطور الاؤنس کے کچھ دینا پڑیگا۔ اسطرح سے قریبًا دو ہزار روپیہ ریاست کا خرچ ہو جائیگا۔ مگر رائے صاحب کو اس نقصان کی کچھ پرواہ نہیں۔ اگر پنڈت جیالال صاحب چیف جج نہ آتے تو یہ کارروائی شیخصاحب کے برخلاف ہوتی جو گواہ منجانب استغاثہ پیش ہوتے ہیں وہ سب کے سب بخشی پرمانند صاحب کے پروردہ ہیں۔ انکی کیا مجال تھی کہ بخشی صاحب کے حکم سے انحراف کرتے۔ خزانچی سیاہ نویس۔ اور مہتمم خزانہ جنکو جرم تبدیل سے اقبال ہے اپنی اپنی جگہ پر واپس کر دیئے گئے ہیں۔ اور اُنکے برخلاف کوئی کارروائی نہیں کیگئی۔ اوٹل صاحب بیرسٹر کے سوال پر جیالال صاحب چیف جج نے کہا کہ ہم اُنکی نسبت کچھ کارروائی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم صرف شیخ شمس الدین صاحب کے مقدمہ کیواسطے مقرر ہوتے ہیں۔ ۲۰ راگست کو ۱۰ بجے رات کے بخشی پرمانند کا سکانپر گانون پارٹی دیگئی جسمیں رائے بہاگ رام صاحب۔ لالہ متھرا داس صاحب افسر پولیس۔ لالہ کنہیا رام صاحب گورنر کشمیر سردار گوربکھ سنگھ صاحب انجینیر و مولوی کنعلی اڈیٹر اخبار آفتاب جالندھر وغیرہ شامل تھے۔ تجویز پیش ہوئیں کہ کوشش ہونی چاہئے کہ شیخ شمس الدین

مقدمہ سے رہائی پاوے۔ ہر ایک صاحب نے ذمہ لیا کہ جسقدر ہو سکیگا شیخ شمس الدین کے قید کرانے میں کوشش کرینگے گوربکھ سنگھ صاحب نے یہ ذمہ لیا کہ نور محمد اور سیر اور الہ ڈنا ٹھیکیدار جہلم روڈ جو گواہ صفائی شیخ شمس الدین کے ہیں اُنکا بندوبست میں کرونگا چنانچہ ۱۴ راگست کو سردار گوربکھ سنگھ نے جو آجکل انچارج جہلم روڈ ہیں ایک درخواست رشوت ستانی نسبت نور محمد مذکور لیکر اُس کو معطل کر دیا۔ مولوی برکت علی کے ذمہ یہ کام ڈالا گیا کہ وہ کسی چھٹی رفیق ہندوستان کی تردید کریں۔ بتفصیل ذیل اس کام کے لئے مولوی صاحب کو روپیہ کی امداد دیگئی۔ رائے بہاگ رام صاحب جیب خاص سے (۱۰ روپیہ ڈبل)، مددگاران آفس (۱۰ روپیہ) بخشی پرمانند صاحب گورنر (۱۰ روپیہ ویک چادر پشمینہ) یہ مولوی برکت علیصاحب وہ ہیں جو بمقدمہ ریاست حیدرآباد سند سزایاب ہوئے تھے۔ رائے صاحب مہاراجہ صاحب کی خلاف کارروائیں کرتی ہیں۔ ۲۶ جولائی کو بتقریب سالگرہ مہاراجہ صاحب بہادر نے بڑی شان و شوکت سے دربار منعقد فرمایا جسمیں رائے بہاگ رام صاحب و بخشی پرمانند صاحب اُسوقت آئے جسوقت کہ مہاراجہ صاحب نے دربار برخاست کر دیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ رائے صاحب اور اُنکی پارٹی مہاراجہ صاحب بہادر کو کچھ بھی نہیں سمجھتی

(راقم نامہ نگار)

میرٹھ۔ آج کل اس شہر پر گوناگوں مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا جسمیں خون نہ ہوا ہو اور اکثر گھر رہتا ہے۔ تیسری چوتھی بارش ہو جاتی ہے۔ مینہ خوب اچھی طرح ہو گیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے غلہ کا نرخ دہی دس سیر ہے دس سیر چلا جاتا ہے خدا ان بنیوں سے سمجھے۔ شمپور والی مسجد کے مقدمہ میں جن ۵۰ اشخصوں کو لمبی لمبی سزائیں ہوئی ہیں تھیں۔ اب اُنکا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں ہو رہا ہے ۱۱ راگست مقرر ہے۔ وکیل ان سنگھ کے قاتل جاٹ کو ڈاکٹر نے پاگل لکھدیا۔ عدالت سشن جج نے پاگلخانہ کا حکم دیا عجب طرح سے بچا جسکی کبھی امید نہ ہو سکتی تھی۔ ایک شخص سہراب دروازہ صبح کو سڑک پر مردہ پایا گیا۔ قاتل کا پتہ ندارد۔ دو ہی ہفتوں میں جج صاحب بہادر نے کوئی سات یا آٹھ شخصوں کو پھانسی کا حکم دیا ہے۔ چوریوں سے زیادہ قتل کا زور ہے۔ ایک شخص ایک لالہ صاحب کی گاڑی کے نیچے آگیا اب تک ڈاکوؤں کے پاس سے ہتیار وغیرہ برآمد ہوتے تھے سشن جج نے عبور دریائے شور کا حکم دیا جو کہ کل روانہ ہو گئے کیمپ میں نئے قانون امراض متعدی کے قواعد نافذ ہونیوالے ہیں کہ مرد ہو خواہ عورت جو وبائی بیماری یا سوزاک یا آتشک میں مبتلا ہو ڈاکٹر جہاں چاہے اُسکو رکھیگا۔ اسپر ہندو مسلمانوں نے ملکر ایک جلسہ بصدارت رکھبیر سرن صاحب وکیل کیا اور ایک میموریل لفٹنٹ گورنر کو بھیجا لیکن نامنظور ہوا۔ کیمپ کے شریفوں میں ہل چل مچی ہوئی ہے یہ بھی حکم ہے کہ اگر اس حکم کے خلاف کوئی کرے تو فوراً کیمپ خالی کر دے۔ لوگوں کی بڑی بڑی لاگت کے مکانات ہیں دیکھیے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ رعایا میں سخت تشویش پھیل رہی ہے۔ آٹھ خفیہ پولیس کے آدمی بڑھائے گئے پہلے سے کل کسرٹ کی خچروں اور توپ خانہ کو مہم پر چلنے کا حکم ہوا اور پیل بھی جا رہی ہیں قاضی محمد طیب صاحب انسپکٹر پولیس نے کئی نامی قمارخانوں کو گرفتار کیا۔ بچوں میں کثرت سے بیماریاں ہو رہی ہیں + (نامہ نگار)

مدراس میں بردہ فروشی کی نسبت ہمارا نامہ نگار حسب ذیل لکھتا ہے :-

بردہ فروشی کے انسداد کیلئے گورنمنٹ سینکڑوں روپیہ برباد کر چکی ہے لیکن اس کا کامل انسداد نہ ہوا عیسائی مینکر دل مفلوک الحال قحط زدہ بچوں کو خرید کر کے کرسٹان بناتے ہیں۔ مگر افسوس حکام اس قسم کی بردہ فروشی کو نہیں روکتے پادریوں کو دیکھکر دیسیوں کو بھی ترغیب لگ گئی ہے چنانچہ مدراس میں ایک عجیب راز منکشف ہوا ہے کہ کسی نے بہت سے گیارہ بارہ سالہ لڑکوں کو فروخت کرنیکے لئے بہوپچری (فرانسیسی دارالحکومت) کو لیجانیکے ارادہ سے نکالا وہاں فروخت ہو کر نہال ہیجے جاتے۔ راہ میں کسی نے دیکھکر پوچھا کہ اتنے لڑکوں کو کہاں لیجا رہے ہو۔ اس سوال سے کچھ متردد سا ہوا۔ اور جواب تشفی بخش نہ دے سکا۔ دریافت کنندہ نے پولیس میں رپورٹ کی۔ اہل پولیس نے اظہارات فیصلہ کر کے لڑکے مدراس پہنچا دیئے۔ ان کے اظہارات سے یہ معلوم ہوا کہ ہم کو کیبلا کہلایا۔ اُس وقت سے ہم اسکے مسخر ہو گئے۔ اور ہمکو کچھ غنودگی سی ہو گئی۔ یہی ہمارا باپ ہے۔ مجرم اب پولیس میں مقید ہے آٹھ لڑکے جو اسکے ہمراہ تھے وہ ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں جو دوسرے روز (۱۷ راگست) اپنی حالت اصلی پر آگئے۔ انمیں ایک دس سالہ لڑکی بھی ہے اُسکو کوٹ پتلوں پہنا کر جنٹلمین بنایا گیا تھا۔ افواہ ہے کہ فی لڑکا ۵۰ روپیہ کو فروخت کیا جاتا۔ انکے وارثوں کو اطلاع دیگئی ہے +

ہندوستان کی خبریں

پنجاب گورنمنٹ کو ہر وقت دس لاکھ روپیہ ریزرو رکھنے کا حکم تھا - مگر قحط وغیرہ کے غیر معمولی اخراجات کی وجہ سے اب صرف ۶ لاکھ روپیہ ریزرو مین ہے اور گورنمنٹ ہند نے اسکو بھی گھٹا کر پانچ لاکھ کر دینے کی اجازت دیدی - گورنمنٹ پنجاب گورنمنٹ ہند کو مالگذاری کا ۵/۲ حصہ - محاصل اسٹامپ کی ۱/۴ - محاصل آبکاری کا ۳/۴ حصہ - اور محاصل انکم ٹیکس جنگلات - و رجسٹری کا ۱/۴ ادا کرکے باقی آمدنی صوبہ کے اخراجات کے لئے رکھتی ہے - سن رواں مین بمعہ موجودہ ریزرو کل روپیہ صوبہ کے اخراجات کے لئے اوسکے پاس ۹۴ لاکھ ہوگا - موجودہ پنجسالہ معاہدہ سے پہلے جو یکم اپریل سے شروع ہوا ہے - گورنمنٹ پنجاب کو مالگذاری کا صرف چوتھا حصہ ملتا تھا - مگر مقامی ضرورتون اور کئی کارآمد اور ضروری کامون کے اجراء کے لئے ۵/۲ حصہ زر مالگذاری یعنے ۱۵ فیصدی کا اضافہ بھی کچھ نہیں کر سکیگا +

ولایتی ڈاک کا نیا اجارہ جو اسد قعہ بھی پنشولر اینڈ اورینٹل کمپنی کو ملا ہے فروری ۱۸۹۸ء سے شروع ہوگا - اور ۳۱ - جنوری ۱۹۰۵ء تک رہیگا - کمپنی کو سالانہ تین لاکھ تیس ہزار پونڈ ملینگے - انمین آسٹریلیا و چین کی ڈاک کی اجرت بھی شامل ہے - صرف ہند اور چین کے لئے کمپنی کو اب ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ملتے ہین - آیندہ ۲ لاکھ ۴۱ ہزار ۴۵۰ پونڈ ملا کرینگے - ولایتی ڈاک بدستور اٹلی کے بندرگاہ برنڈسی کے راستہ آیا کریگی - اگر ڈاک کا جہاز کسی وجہ سے مقررہ دن پر بمبئی یا برنڈزی نہ پہونچی تو پہلے دن کے لئے پانچسو پونڈ اور اوسکے بعد ہر ۲۴ گھنٹونکے لئے ایک سو پونڈ تاوان کمپنی سے لیا جائیگا +

امیر صاحب نے جنرل غلام حیدر خان کو جو اسمار کی فوج کی بغاوت کیوقت سے وہاں موجود ہے - کابل طلب کیا ہے اسمار جلال آباد کافرستان کی سڑک پر عین سرحد پر واقع ہے -

کلکتہ کی صدر کمیٹی امداد قحط زدگان نے مختلف صوبون مین امداد کی آخری قسط ۲۱ - جولائی کو تقسیم کر دی ہے - اب کوئی رقم تقسیم کے لئے باقی نہین رہگئی - مختلف صوبون کو کل مندرجہ ذیل رقمین ملی ہین +

مدراس ۱۱۶۴۵۹۳ - بمبئی ۱۱۹۴۰۰۰ - بنگال ۱۸۵۸۰۷۵ - ممالک مغربی شمالی داود ۵۸۹۳۳۶۲ - پنجاب ۹۰۶۸۳۳ - ممالک متوسط ۶۷۶۹۳۰۰ روپیہ - ان صوبون مین مقامی پراونس کمیٹیون کے توسط سے جو روپیہ وصول ہوا وہ ان رقمون سے علیحدہ ہے +

لاہور ریلوے سٹیشن پر اتوار گذشتہ کی صبح کو ایک یورپین ملازم جس کی عمر ۵۵ برس کی تھی انجمن کے نیچے آکر مر گیا +

بلوچستان میں بھی پچھلے ہفتہ تھوڑا سا فساد ہوگیا - کوئٹہ قلات کی سڑک پر ستانگ کے قریب ایک بلوچ مسمی جعفر خان نے ۷ اگست کو آپے سے باہر ہوگیا - اور قافلہ والوں پر اپنا بخار نکالکر دو کو قتل اور ایک کو زخمی کر دیا - اسکے ساتھ پندرہ آدمی اور ہیں - ایجنٹ صاحب بہادر نے مقامی ملکوں کو جعفر کے زندہ یا مردہ گرفتار کرنیکی سخت تاکید کی اور امید تھی کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر قابو آجائیگا - مگر ابتک اسکا پتہ نہیں ملا - ایجنٹ صاحب نے کویٹہ ریلوے سٹیشن کی حفاظت کیلئے جو مقام داروں کے قریب سے بذریعہ تار طلب کی ہے اسپین یعنی ۷ اگست کو ۲۴ بلوچ رجمنٹ کے پیس سپاہی مزدوروں کی حفاظت کیلئے سپیشل ٹرین پر روانہ کر دیئے گئے +

ہندوستان کی ریلوں کی آمدنی میں اب بتدریج اضافہ ہو رہا ہے جس سے عنقریب پچھلے مہینوں کا خسارہ پورا ہو جائیگا - مگر نیا وقتی کی بڑی وجہ فوجوں کی نقل و حرکت ہے +

تین کروڑ روپیہ کے جدید سرکاری قرضہ کا افل ریٹ ۳ فیصدی رکھا گیا ہے - سود ۲½ فیصدی سالانہ ہے ولایت میں گورنمنٹ ہند کو جب ۲½ فیصدی سالانہ سود پر اور پھر پانچ سات روپیہ سینکڑہ بڑھوتی پر قرض ملسکتا ہے - تو زیادہ سود ۲½ فیصدی کے خسارہ پر ہندوستان سے کیوں قرض لیا جاتا ہے - کیا یہ پبلک کے روپیہ کا اسراف نہیں ہے -

حادثہ میرٹھ میں جو سکھ اور مسلمان سپاہی وتوپچی شامل تھے - انکو طبقہ لیاقت کے تمغے عطا کئے گئے ہیں - ان بہادروں کی فہرست اور اُن کی فرداً فرداً بہادرانہ کارناموں کو پڑھنے سے دیسی فوج کی شجاعت اور جان نثاری کا کافی ثبوت مل رہا ہے - بعض لوگ مشہور کر رہے ہیں کہ سرحدی مہموں میں مسلمان فوج نہیں بھیجی گئی - یہ انکی غلط فہمی ہے - کلکتہ میں بلوہ مسلمانوں کیطرف سے ہوا تھا مگر فوجی اعلے عہدہ داروں کو اپنے مسلمان سپاہیوں پر اسقدر اعتبار تھا کہ باوجودیکہ مسجد پر فساد شروع ہوا تھا - انہوں نے مسلمان فوج کو ہی انتظامئے بلوہ پر مامور کیا تھا - البتہ یہ خبر ہنوز سننے میں آئی ہے کہ ایک خاص پلٹن کے چند سپاہیوں سے ہتیار لیکر بھیج گئے ہیں - اور انکو سرحدی چھاؤنیوں کے اندرونی چھاؤنیوں میں بھیجدیا گیا ہے - لیکن اس سے کل مسلمان فوج کی نسبت بے اعتباری ہونیکا نتیجہ کسیطرح نہیں نکالا جاسکتا - پھر اسصورت میں جبکہ یہ سپاہی بھی بے اعتباری کی وجہ سے نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ گستاخی کی وجہ سے مورد عتاب ہوئے ہیں +

مہاراجہ دلیپ سنگھ مرحوم کی ولایتی بیوی کے بطن سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں - مہاراجہ صاحب عیسائی ہوگئے تھے اور اُن کی اولاد بھی عیسائی مذہب اور عادات و اطوار میں بھی بالکل یورپین ہے - مہاراجہ کی بڑی صاحبزادی پرنسس وکٹر دلیپ سنگھ لیڈی این کوونٹری سے شادی کرنیوالی ہیں - لیڈی صاحبہ کو شادی کے بعد ملکہ معظمہ جیب خاص سے قیصرہ ہند کی حیثیت میں چار ہزار پونڈ سالانہ کی پنشن عطا فرماوینگی - گورنمنٹ کی طرف سے جو وظیفہ مقرر ہوگا وہ علیحدہ رہا - مگر دیکھئے اسکی رقم معین کرنے میں ابھی اور کتنی برس صرف ہوتے ہیں +

پونا کے اخبار کیسری کا اصل منیجر ہری نرائن گوکھلے نے ۷ اگست کو خود بخود پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کی عدالت میں حاضر ہوکر بیان کیا کہ میں ضلع تناگری کی ضلع مورد میں تھا مینے وہاں سنا کہ میرے برخلاف وارنٹ جاری ہوا ہے میں اُسیوقت روانہ ہوا اور سیدھا کچہری چلا آیا ہوں - راستہ میں مجھے ۶ دن لگے مجسٹریٹ نے اُس سے دو سو روپیہ کی ضمانت طلب کی اُسنے کہا کہ یہاں میرا کوئی دوست موجود نہیں - کوئی کنسٹیبل ساتھ کر دیا جائے تو میں ضامن لے آتا ہوں اتنے میں عدالت کو خیال گذرا کہ پہلے اس امر کی تصدیق ضروری ہے کہ آیا یہ شخص فی الواقع گوکھلے ہے اس غرض کیلئے سرکاری پیروکار کو بلایا گیا - اُسنے آکر کہدیا کہ مسٹر گوکھلے ۵ جون کو پونہ نہیں تھا - اسلئے میں اسکے برخلاف کارروائی نہیں کرتا - اسپر عدالت نے وارنٹ کو منسوخ کرکے مسٹر گوکھلے کو بعزت رخصت کر دیا -

حیدرآباد کا مقدمہ استقاط حمل کا سلسلہ ابھی ختم ہوتا نظر نہیں آتا متوفی ہیم کے خاوند مسٹر وہیٹکر نے بتاریخ ۲۰ جون مسٹر ٹمپلٹن بری شدہ ملزمہ کو خط لکھا ہے کہ مقدمہ کے دوران میں متوفیہ پر جو بہتان لگائے گئے تھے - اُنکے دور کرنے کیلئے جو کارروائی مناسب ہو کرے - بشرطیکہ ضرورت ہو میں ہندوستان آجاؤنگا - اب یہ خط بعہ مسٹر ٹمپلٹن کے ملازموں کے اظہارات کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے بذریعہ میموریل گورنر جنرل بھیجا جائیگا - حیدرآباد کی یورپین باشندے بھی نواب ممدوح کو عرضیدینے والے ہیں کہ ڈاکٹر لاسی کی رخصت پر چلے جانے سے اب صرف ڈاکٹر ہری ہی تجربہ کار طبیب باقی رہگئے ہیں جنکی میعاد قریب الاختتام ہے - انکو اور زیادہ میعاد کیلئے حیدرآباد رہنے دیا جائے - گورنمنٹ نظام نے بھی ڈاکٹر موصوف کی خدمات اور پانچ سال کیلئے ملنے کی درخواست کی ہے +

کراچی میونسپلٹی کیلئے گورنمنٹ بمبئی نے کشتر کی سفارش پر ایک لاکھ ۳۲ روپیہ بمبئی بنک میں جمع کرا دیئے ہیں +

گورنمنٹ ہند نے بمقام چوٹیالگرجہ بنانیکے لئے سولہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے +

کویٹہ کے توپخانہ کا شراف سرکاری روپیہ کی معقول رقم خورد برد کرکے روپوش ہوگیا ہے +

نواب وائسرائے غالباً ۲ دسمبر کو کلکتہ رونق افروز ہونگے - ۱۲ ماہ حال کو اجلاس لیجسلیٹو کونسل حسب الحکم وائسرائے ۲ ستمبر کو ملتوی کر دیا گیا ہے +

لنڈن یونیورسٹی کے امتحانات آیندہ ہندوستان میں نہیں ہوا کرینگے - امیدواران امتحانات میں بہت کم شریک ہوتے تھے - یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس ۱۸۶۵ء سے اور فرسٹ آرٹس اور بی اے کے امتحان ۱۸۹۳ء سے ہندوستان میں ہی لئے جانے شروع ہوئے تھے +

لاہور کے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے سابق ایڈیٹر مسٹر کپلنگ نے جو چند برسوں میں اپنی شاعرانہ بلند پروازی اور موزونی طبع کی بدولت کل دنیا میں مشہور ہو گیا ہے اور بڑے بڑے شہزادوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں اپنا فخر دیکھتے ہیں۔ جوبلی سے ٹھیک ایک مہینہ بعد بیس سطروں کی ایک نظم لکھکر انگریزی قوم کو تذر کی ہے اس میں دوسرے شاعروں اور مضمون نگاروں کیطرح انگریزی سطوت و جبروت پر خوشی ظاہر کرنیکی بجائے نہایت موثر طریق سے اپنی قوم کو تکبر و فرعونیت سے بچتے رہکر سیحانہ منکسر المزاجی۔ عدالت پروری اور رعیت پروری کی نصیحت کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ دنیا میں انگریزی سلطنت سے بھی زیادہ عظیم الشان اور طاقتور سلطنتیں گذر چکی ہے جنکا آج نام و نشان بھی باقی نہیں ہزاروں جلیل القدر بادشاہ اور سپہ سالار زیر زمین گمنامی میں پڑے ہیں۔ صرف یہی اوصاف ہیں جنسے سلطنتیں دیرپا اور مدامی نیکنامی حاصل کرسکتی ہیں مسٹر موصوف کی یہ نظم ایسی عزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے کہ انگریزوں کا قومی اخبار لندن ٹائمز اس جشن جوبلی کی الوداعی بہجن کو ملکہ معظمہ کی دستخطی خط کے بالمقابل جو حضور ممدوحہ نے دست خاص سی قوم کی طرف لکھا ہے۔ اپنے خاص کالم میں اسی نمایاں ٹائپ میں جسمیں خط مذکور چھاپا گیا درج کرتا ہے۔ مسٹر کپلنگ کی تصانیف کی ہر دلعزیزی اس سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ انکی تصنیف کردہ معمولی سی کتابوں کا حق تالیف پبلشر فی لفظ تین تین روپیہ دیکر خریدتے ہیں ٭

پونا کے کلکٹر مسٹر لیمب نے اخبارات کو وہ تمام بیانات جو مسٹر رینڈ کے قتل کی ابتدائی تحقیقات میں قلمبند ہوئے تھے بھیجدیئے ہیں لفٹنٹ آئرسٹ کی میم صاحبہ نے بیان کیا تھا کہ میں اگلی گاڑی کے پیچھے ایک سفید پوش آدمی بیٹھا ہوا دیکھا جو پست قامت اور کسیقدر فربہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ گاڑی جسمیں مسٹر رینڈ سوار تھے۔ ہماری گاڑی سی پانچ گز کے فاصلہ پر تھی۔ کہ اس شخص نے گاڑی کے اندر کچھ چیز چلائی جسکو میں نے اسوقت آتشبازی سمجھا۔ تقریباً اسیوقت میرا خاوند ہمسے کہکر سونہہ کے بل گاڑی میں گر پڑا اسوقت کئی دیسی سڑک پر قریب کھڑے تھے۔ مسٹر رینڈ کے کوچبان کا بیان ہے۔ کہ میں نے کئی لوگوں کو اسوقت سڑک پر چلے جاتے دیکھا میں گاڑی کے پیچھے سی آواز سنی اور گھوڑا بدکا۔ دوسری آواز پر گھوڑا بہت ڈرا۔ پہلی آواز میں مسٹر رینڈ نے مرہٹی میں کہا تھا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے۔ گاڑی کے ٹھیرائے جانے سے پہلے مجھے علم نہ تھا کہ مسٹر رینڈ کو زخم پہنچا ہے۔ لارڈ سینڈہرسٹ نے انتظام دبا کی نسبت پچھلے ہفتہ کے اجلاس کونسل میں مفصل تقریر کی جسمیں پنڈتہ رامابائی کے الزام کو بھی محض غلط بیانی کیا ہے ٭

ہندوستان کے اکثر علاقوں میں سرقہ مویشی کی ابھی کثرت ہے پچھلی برس سانسیوں کا ایک گروہ ایکہی رات کو اندور کے قریب سب انسپکٹر جنرل پولیس کے باغ سے چار پیل اور دیہات متصلہ سے ایک درجن مویشی چورا لے گئے۔ ان میں دو تین ماہ کی تگ و دو کے بعد صرف ۲۲ مویشی برآمد ہوئے ٭

بنگال کے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے انسپکٹروں کو اپنے ماتحتوں کی ترقی کی سفارش کرنیکی ممانعت کردی ہے ٭

فیروزپور میں غریب لوگ ٹڈیاں پکا کر گذارہ کر رہے ہیں ٭

ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جو آجکل بمقام بٹالہ مقدمہ پادری کلارک بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحقیقات کر رہے ہیں مس کیلڈ ول پر چھری سے حملہ کرنے والے اقبالی چور کو، برس قید سخت کی سزا دی ہے۔ پادری نے مرزا صاحب پر یہ استغاثہ کر رکھا ہے کہ انہوں نے میرے قتل کرانے کیلئے عبدالحمید نامی ایک شخص کو مامور کیا تھا۔ اسنے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری حفظ امن کی ضمانت لیجانے اسبارہ میں اسکا بڑا گواہ وہی عبدالحمید ہے ٭

ہائیکورٹ کلکتہ نے مس شیلڈا کو جو ایم اے کی جو وکالت پاس ہیں ہائیکورٹ میں اٹارنی کا کام کرنیکی اجازت نہیں دی ٭

بمبئی میں وبا سے نجات ہوئی تھی کہ ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ طاعون سے دو ایک مریض یومیہ اب بھی فوت ہو رہتے ہیں۔ ہیضہ سے ۱۳ کو ۲۷ مرے ٭

کمیٹی قحط نے بلوچستان کی تحصیل ژوب سبی۔ دوکی وغیرہ کے قحط زدگان کی امداد کیلئے ۲۰ ہزار روپیہ دیا ہے پچھلے ہفتہ امدادی کاموں کے مزدوروں میں ۲½ لاکھ کی کمی ہوئی سب سے زیادہ یعنی ۲۲ ہزار کی کمی بنگال میں اور ۵۹ ہزار کی مدراس میں ہوئی ٭

دریا رگوداوری پر بمقام راجمندری ریل کا پل بنانے کی منظوری نواب وزیر ہند نے دیدی ہے پل پر ۵۶ پیل پائے ہونگے۔ اور ہر ایک کا درمیانی فاصلہ ۵۰ فیٹ ہوگا خرچ ۵۹ لاکھ روپیہ ہوگا ٭

مولوی ہدایت رسول صاحب کی کبنہ کی امداد کیلئے بابو حسن احمد صاحب مختار دیوہ دون۔ اور حاجی ریاض الدین احمد صاحب تعلیم بہکین پور ضلع علیگڈھ دو دو روپیہ بھیجکر وعدہ کرتے ہیں ٭

سیر نگر کشمیر ۹۔ اگست کو بمقام گلمرگ شیخ شمس الدین صاحب کا مقدمہ دیوبابو رشی پل صاحب جج کشمیر و پنڈت جیالعل صاحب چیف جج جموں پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے صاحب اکونٹنٹ جنرل اور پنڈت ہرگوپال صاحب پیروکار تھے۔ اول تحقیقات کے وقت شیخ شمس الدین صاحب کو ہر دو ججان نے باتفاق رائے تین مقدمات سے قتل لگانے فرد قرارداد جرم کے رہا کر دیا۔ جب بخشی پرمانند صاحب گورنر کو معلوم ہوا کہ شیخ شمس الدین صاحب تین مقدمات سے رہا کئے گئے ہیں تو انہوں نے پنڈت ہرگوپال صاحب کے دونوں ججوں کی پاس نگرانی کرائی۔ بابو رشی پل صاحب اپنی پہلی رائے پر قائم رہے لیکن پنڈت جیالال صاحب نے جو صرف شیخ شمس الدین صاحب کے سزا دینے کیواسطے تشریف لائے ہوئے تھے اپنی رائے کو تبدیل کر دیا۔ اور شمول واسطے استصواب کے رائے مہاگ رام صاحب کے پاس بھیجدی رائے صاحب نے پنڈت صاحب کی رائے سے اتفاق کر کے فرد قرارداد جرم لگائے جانیکا حکم دیدیا۔ اس مقدمہ میں عجیب طرح پر کارروائی ہوئی ہے۔ پہلے جب مسٹر اوٹل صاحب بیرسٹر نے رائے مہاگ رام صاحب جوڈیشل ممبر کے پاس درخواست دی تھی کہ کارروائی مقدمہ ملتوی کیجاوے اور مقدمہ کسی دوسری عدالت میں منتقل کیا جاوے۔ تو اس درخواست پر رائے صاحب نے یہ حکم دیا تھا کہ مجھے اسمقدمہ میں کوئی اختیار نہیں ہے جسپر بیرسٹر صاحب مذکور نے جناب ریذیڈنٹ صاحب بہادر و مہاراجہ صاحب بہادر کیخدمت میں درخواست دی جنہوں نے دو ججوں کا بنچ مقرر کر دیا معلوم نہیں اب رائے صاحب کو کس طرح سے مقدمہ میں دستاندازی کرنیکا اختیار حاصل ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ رائے صاحب ریاست کے جزو کل کا اپنے آپکو مالک خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھکو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اب شیخ عنایت اللہ صاحب بیرسٹر ولایت ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پنجاب شیخ شمس الدین صاحب کی طرف سے پیروکار ہیں۔ جنہوں نے پہلے واسطے ملاحظہ شمل کیواسطے درخواست دی۔ پنڈت جیالال صاحب نے بہت سے بحث مباحثہ کے بعد ایک گھنٹہ ملاحظہ شمل کیواسطے حکم دیا بعد میں ایک درخواست واسطے طلبی گواہان ذیل کے پیش کی:۔

نائب تحصیلدار مظفر آباد۔ خزانچی مظفر آباد۔ تحصیلدار مظفر آباد۔ دفتری مظفر آباد۔ یہ وہ گواہاں ہیں جو پہلے استغاثہ کی طرف سے گذر چکے ہیں۔ انکے علاوہ رائے بہاگ رام صاحب پرمانند صاحب حاکم اعلے و سیکرٹری حاکم اعلے۔ و کلارک انگریزی خزانہ۔ کی طلبی کی درخواست دی تھی۔ ہر دو ججان نے بہت سے بحث مباحثہ کے بعد باستثنائے رائے بہاگ رام صاحب۔ باقی گواہان کی طلبی کا حکم دیا۔ مگر بابو رشی پل صاحب نے حکم لکھا دیا کہ ملزم کا ہر وقت حق ہے کہ جو اپنا گواہ طلب کرانا چاہے کرا سکتا ہے۔ چونکہ پنڈت جیالعل صاحب رائے صاحب کو طلب کرانا نہیں چاہتے۔ اسلئے مجبوراً اتفاق کرنا پڑا ہے۔ اسکے بعد غلام محمد نیٹو ڈاکٹر گواہ شیخ شمس الدین صاحب کیطرف سے گواہ صفائی پیش ہوا۔ اسنے شہادت دی کہ میری رو برو شیخ صاحب نے مبلغ ۸ روپیہ واسطے تیاری چھوہارے بیماران نائب تحصیلدار کو دیئے تھے۔ چنانچہ میرے بذریعہ رقعہ نائب تحصیلدار صاحب سے مبلغ ۱۰ واسطے خوراک بیماران کے طلب کئے جسکا جواب اصل رقعہ کی پشت پر نائب تحصیلدار نے دیا ہوا ہے کہ سبلغات ڈبل ہیون حکم وزیر وزارت یعنی شیخ شمس الدین صاحب نہیں دونگا چنانچہ رقعہ بھی شامل مثل کرا دیا گیا ۱۰ اگست کو نور محمد اور سیر شہادت میں پیش ہوا۔ اسنے شہادت سے انکار کر دیا اور ظاہر کیا کہ اجرائی سمن پر میرے افسر سردار گورمکھ سنگھ صاحب نے مجھے راستے سے واپس لیجا کر اور چند ٹھیکہ داروں کا بیان لیکر مجھ پر شوخ ستانی کا الزام قائم کر دیا۔ اور میری معطلی کی رپورٹ کر دی۔ اسپر شیخ عنایت اللہ صاحب نے اسکا بیان تحریر کروا دیا۔ اور دوسرے

اسلامی دنیا کی خبریں

تھیسلی میں اب سب طرح سے امن ہے۔ قصبہ ٹرنووا کے تمام باشندے واپس آگئے ہیں۔ لاریسا میں صحت عام اچھی ہے۔ البتہ گرمی کی وجہ سے بچند آدمی بیمار ہو چکے ہیں ✦

ترکی قبضہ سے پہلے تھیسلی کی آبادی ۳ لاکھ ۱۰ ہزار تھی جن میں ۲۴ ہزار مسلمان - ۵ ہزار یہودی - ۱۰ ہزار رومانوی اور باقی یونانی عیسائی تھے۔ عساکر قاہرہ کے داخلہ پر تقریباً ایک لاکھ عیسائی یونان کی دیگر حصص کو بھاگ گئے تھے مگر اب بتدریج واپس آرہے ہیں۔ دریائے پینی آس جسکو ترکی گورنمنٹ حد فاصل مقرر کرنا چاہتی ہے تھیسلی کے درمیان سے گذرتا ہے۔ جس سے چوتھا حصہ ترکی کے پاس اور باقی یونان کے پاس رہتا ہے۔ تریکہالا۔ کلمبا کا وغیرہ شہور شہر دریا سے بجانب شمال یعنی ترکی کے حصہ میں آتے ہیں۔ بریگیڈیر علی پاشا کمانڈر الاصونا اُن لوگوں کا سراغ لگانے اور تحقیقات کرنے کے لئے جنہوں نے سرکاری راز افشا کر کے پچھلے دنوں پریویسا اور لاریسا میں بہت کچھ تشویش پھیلا دی تھی۔ جینیا کو گئے ہیں ✦

بندرگاہ ولو کے پرمٹ خانہ پر جلمی آفندی انسپکٹر محکمہ پرمٹ مامور ہوئے ہیں۔ آفندی مذکور بندر کی تجارت میں بے اندازہ ترقی ہو جانیکی وجہ سے سالونیکا۔ اسکپ اور دلف جی کے پرمٹ خانوں سے مدد منگوانی پڑی ہے۔ پرمٹ خانہ کے قیام سے شروع جولائی تک ترکی حکام کو محصول سے مستثنیٰ اشیا کے سوا اور سب مال درآمد پر ۸ فیصدی بحساب مالیت محصول لیا جاتا ہے۔ بشیر کاظم پاشا سپہ لار سوم آرمی کور (اردو جسکا صدر مقام مناستر میں ہے) صوبہ اپاشرس کی جنگی چوکیوں اور وہاں کی فوج کا معائنہ کر رہے ہیں۔ بشیر موصوف آجکل سنتیا قورنٹا میں ہیں۔ ترکی افواج نے مقام کلمبا کا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یونانیوں نے اسپر چون و چرا کی تھی۔ مگر دول عظام نے کہدیا کہ بروی شرائط التوائے جنگ یہ مقام ترکی دائرہ میں داخل ہے۔ دول نے یونان کو ریزرو فوج کا کچھ حصہ منتشر کر دینے کا مشورہ دیا ہے ✦

پریس کا اخبار "الطان" تحریر کرتا ہے کہ "یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ جب سے اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی جمعیت کو یکجا کرنے میں ساعی ہیں۔ اور اُسی دن سے ایشیا اور افریقہ کے کل مسلمانوں اور اُنکے درمیان سلسلہ رابطہ و اتحاد قایم ہو گیا ہے۔ اسوقت حضور ممدوح کی خدمت میں مسلمانوں کے بیشمار معززین اور علماء موجود ہیں۔ اُنمیں مراکو۔ ترکستان۔ اور ہندوستان کے باشندے بھی ہیں۔ اور جماعت مذکور اپنے ہموطنوں کو یہ ذہن نشین کرانیکی کوشش کرتی رہتی ہے۔ کہ دولت علیہ کل روے زمین کی طاقتوں سے زبردست اور مضبوط ہے۔ مسلمان صبر سے کام لیکر منتظر رہیں۔ اُنکو آزادی دلانے والی یہی سلطنت ہوگی۔ پچھلے دنوں حضرت جلالت مآب نے ایک اسلامی مجلس منعقد کی تھی۔ جس میں کل آباد دنیا کے مسلمانوں کے نائب موجود تھے"۔

اسکے بعد وہ مفروضہ مظالم آرمینیا وغیرہ سے سلطان کے مذہبی اقتدار کی مضبوطی کا استدلال کر کے عیسایان عالم و دول یورپ کو ملامت کرتا ہے کہ اُنہوں نے اس ایماندار اور قیام امن و امان عالم کے مدعی لخبار کے کی نصیحت کو قبول کر کے ابتدا ہی میں مسلمانوں کی ایسی تحریک کو کیوں نہ روک دیا۔ اور شروع میں ہی شرائط صلح کو مقرر کر کے سلطان کو اُنکے ماننے پر کیوں نہ مجبور کیا۔ کہ آج وہ اس طرح بحیثیت فاتح زبردستوں ایسی گفتگو کر کے اپنا سکہ اور زیادہ اسلامی دنیا پر نہ بٹھا سکتے ✦

حجاز میں عساکر عثمانیہ کے لئے چندہ - ۱۶ جولائی کو سٹیمر شبین پر ۲۹ صندوق ولایت حجاز سے اسکندریہ کی بندرگاہ میں داخل ہوئے۔ انمیں سات ہزار کئی سو پونڈ اعانت عسکر یہ شاہانیہ کے لئے بند تھے یہ صندوق ۱۷ کو جہاز قاہرہ پر دارالخلافہ کو بھیجدیئے گئے۔ حجاز کے صاحب ہمت حامیان دین و ملت اس سے پہلے بھی آٹھ ہزار کئی سو پونڈ چندہ بھیج چکے ہیں۔ اور ابھی فراہمی چندہ میں برابر مصروف ہیں ✦

خلیفہ سوڈانی کے قبیلہ بقارہ کی قبیلہ جعلئین پر فتح پانے سے مصر کا جنگی محکمہ یہ نتیجہ نکال رہا ہے۔ کہ قبیلہ بقارہ اور درویش ابھی بدستور شجاع اور قوی ہیں۔ کیونکہ جعلئین بھی قوت و ثبات میں بھی کم نہیں تھے۔ اور اُنپر فتح پانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ صیغہ حربیہ کا اس استدلال کی تصدیق، اگست کے معرکہ ابوحمد سے بھی بخوبی ہو رہی ہے جسکا مجمل ذکر نامہ کے کالموں میں درج ہے۔

اسکندریہ میں جس گورنے ایک لڑکے کو گولی سے ہلاک کر دیا تھا اور اُس کو سر چارلس کوکسن انگریزی قونصل جنرل اور انگریز اہالی جوری نے صاف بری کر دیا تھا۔ اب اُسکے اور اُسکی پلٹن کے اعلے افسر کے برخلاف مقتول کی سکین والدہ نے عدالت مختلطہ میں جو دول یورپ کی زیر نگرانی قاہرہ و اسکندریہ میں قایم ہے دیوانی دعوے دائر کیا ہے۔ ارجاع دعوی سے دو ایک روز بعد اسکندریہ کی رؤسا اور معززین کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن وفد نے خدیو کی خدمت میں ۱۹ جولائی کو حاضر ہو کر اس صریح ظلم کی شکایت کر کے داد خواہی کی تھی جسکو خدیو نے تسلی دلاسا دیکر واپس کر دیا۔ اور وعدہ کیا کہ میں مجلس وزرا سے اس کی مفصل کیفیت طلب کرونگا۔ خدیو موصوف اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ ایماندار دول یورپ نے معاہدوں اور عہدناموں سے ترکی اور مصر کو ایسا جکڑ بند کر رکھا ہے کہ وہ کوئی مداخلت کسی کی کر نہیں سکتی۔ اجنبی ممالک کی رعایا کو فقط اُنکے ملک کے قونصلیں ماخوذ کر سکتے اور سزا دیسکتی ہیں۔ مصری و ترکی فوجداری عدالتوں کو اُنسے کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ یہ گورنمنٹیں کونسلی عدالتوں سے کچھ باز پرس کر سکتی ہیں ✦

اعلیحضرت امیر المومنین نے خدیو المکرم کی والدہ ماجدہ کو جو حسب دستور سابق آجکل قسطنطنیہ میں رونق افروز ہیں۔ ۹ جولائی کو محلسرائے ہمایوں یلدز کوشک میں پر تکلف دعوت دی اور خدیوہ موصوفہ سے کمال لطف عنایت سے پیش آئے ✦

مصری گورنمنٹ کو سن رواں کی پہلی ششماہی میں ۲۲۳ ۴۷۴۵ پونڈ آمدنی ہوئی خرچ ۹۰۱۵۶۶ پونڈ یعنی آمدنی سے ۲۲۶۳۴۳ پونڈ زیادہ ہوا ✦

دولتلو غازی مختار پاشا امپیریل کمشنر متعینہ مصر کے سیکرٹری اول جناب عارف بک ۵۵ برس کی عمر میں آستانہ علیہ میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پر حضرت خلافت پناہی خاص مہربانی رکھتے تھے ✦

بد دیانتوں سے کوئی ملک محفوظ نہیں اور اُن کی نظروں میں کوئی چیز مقدس نہیں۔ ہندوستان میں اس امر کی اکثر شکایتیں سننے میں آتی ہیں کہ کئی بدمعاشوں نے یہی پیشہ اختیار کر رکھا ہے کہ خیراتی اور مذہبی انجمنوں کا نام لیکر لوگوں سے روپیہ وصول کر کے خود خورد برد کر جاتے ہیں۔ یہ شکایت ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ دنیا کا کوئی ملک ایسے کمینہ طبع لوگوں کے وجود سے خالی نہیں۔ بایں ہمہ یہ کبھی امید نہیں ہو سکتی تھی کہ ہم کو مصر کے چند ایک مشہور اخبارات کے مالکوں کی نسبت اور بھی کسی کام میں نہیں خاص عساکر عثمانیہ کی امدادی روپیہ کو ہضم کر لینے کی بدخبر سننی پڑیگی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ ڈاکٹر شلوب بک اور اُسکے بھائی سکندر آفندی مالکان اخبار "سلطنت" اور عزیز بک مذ مالک اخبار محروسہ اور مسمی شیخ دسوقی پر یہ اتہام لگایا گیا ہے کہ انکو لوگوں نے عساکر عثمانیہ کی امداد کے لئے چندہ وصول ہوتا رہا ہے۔ مگر انہوں نے جمع شدہ رقم انجمن فراہمی چندہ کو ادا نہیں کی۔ اب گورنمنٹ مصر کی طرف سے اُنپر خیانت مجرمانہ کا مقدمہ قایم کیا گیا ہے۔ الوید کی یہ رے کسقدر مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کو مقدمہ بنانے سے پہلے ملزموں سے ایکدفعہ حساب طلب کر کے روپیہ ادا کر دینے کا موقعہ دیدینا چاہیئے ممکن ہے کہ اُنکی نیت بد نہ ہو اور محض تساہل کیوجہ سے ابتک روپیہ بھیجنے میں قاصر رہے ہوں۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو اگر اُنکی بدنیتی کا کامل یقین نہ ہوتا۔ تو وہ مقدمہ بنانے میں کبھی ایسی جلدی نہ کرتی۔ اس خبر کو درج کرنیکے بعد اخبار مذکور چند اور شخصوں کی طرف (افسوس مسلمانوں میں ابھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں) گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے جو مظلومین کریٹ کے لئے بہت سا روپیہ جمع کر چکے ہیں مگر ابتک کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوا کہ اُس روپیہ کا مآل کیا ہوا

بل بے مسلمانو!! جزیرہ سانتی کا ایک مسلمان صاحب جنمیں حمیت دینی و خود داری کا مادہ غالباً قدرت نے بہت افراط سے پیدا کر رکھا تھا بازار میں چلے جا رہے تھے کہ انکو سگرٹ پینے کی خواہش محسوس ہوئی۔ مگر اتفاق سے دیاسلائی پاکٹ سے نہ ملی۔ ایک اور مسلمان قریب سے گذر رہا تھا۔ اپنے اُس سے مانگی۔ اُس بے ادب نے دیاسلائی کی جگہ اپنا سگرٹ جسے وہ پی رہا تھا آگے کیا۔ مگر یہ فعل اُسنے کچھ ایسی بدتہذیبی سے کیا کہ ذی المحسن مسلمان اُسی وقت انکار کر گیا اور [illegible]

لاہور کے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے سابق ایڈیٹر مسٹر کپلنگ نے جو چند برسوں میں اپنی شاعرانہ بلند پروازی اور موزونی طبع کی بدولت دنیا میں مشہور ہو گیا ہے اور بڑے بڑے شہزادوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں اپنا فخر دیکھتے ہیں۔ جوبلی سے ٹھیک ایک مہینہ بعد بیس سطروں کی ایک نظم لکھکر انگریزی قوم کو تذکی ہے اس میں ہندوستانی شاعروں اور مضمون نگاروں کیطرح انگریزی سطوت و جبروت پر خوشی ظاہر کرنیکی بجائے نہایت موثر طریق سے اپنی قوم کو تکبر و فرعونیت سے بچتے رہکر سیحانہ منکسر المزاجی۔ عدالت پژوہی اور رعیت پروری کی نصیحت کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ دنیا میں انگریزی سلطنت سے بھی زیادہ عظیم الشان اور طاقتور سلطنتیں گذر چکی ہے جنکا آج نام و نشان بھی باقی نہیں ہزاروں جلیل القدر بادشاہ اور سپہ سالار زیر زمین گمنامی میں پڑے ہیں۔ صرف یہی اوصاف ہیں جنسے سلطنتیں دیرپا اور مدامی نیکنامی حاصل کرسکتی ہیں مسٹر موصوف کی یہ نظم ایسی عزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے کہ انگریزوں کا قومی اخبار فنڈن ٹائمز اس جشن جوبلی کی الوداعی بھجن کو ملکہ معظمہ کی دستخطی خط کے بالمقابل جو حضور ممدوحہ نے دست خاص سی قوم کی طرف لکھا ہے۔ اپنے خاص کالم میں اسی نمایاں ٹائپ میں جسمیں خط مذکور چھاپا گیا درج کرتا ہے۔ مسٹر کپلنگ کی تصانیف کی ہر دلعزیزی اس سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ انکی تصنیف کردہ معمولی سی کتابوں کا حق تالیف پبلشر فی لفظ تین تین روپیہ دیکر خریدتے ہیں ٭

پونا کے کلکٹر مسٹر لیمب نے اخبارات کو وہ تمام بیانات جو مسٹر رینڈ کے قتل کی ابتدائی تحقیقات میں قلمبند ہوئے تھے بھیجدیئے ہیں لفٹنٹ آئرسٹ کی میم صاحبہ نے بیان کیا تھا کہ میں اگلی گاڑی کے پیچھے ایک سفید پوش آدمی بیٹھا ہوا دیکھا جو پست قامت اور کسیقدر فربہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ گاڑی دمینی جسپر مسٹر رینڈ سوار تھے۔ ہماری گاڑی سی پانچ گز کے فاصلہ پر تھی۔ کہ اس شخص نے گاڑی کے اندر کچھ چیز چلائی جسکو میں نے اسوقت آتشبازی سمجھا۔ تقریباً اسیوقت میرا خاوند ہمسے کہکر موہنہ کے بل گاڑی میں گر پڑا اسوقت کئی دیسی سڑک پر قریب کھڑے تھے۔ مسٹر رینڈ کے کوچبان کا بیان ہے۔ کہ میں نے کئی لوگوں کو اسوقت سڑک پر چلے جاتے دیکھا میں گاڑی کے پیچھے سی آواز سنی اور گھوڑا بدکا۔ دوسری آواز پر گھوڑا بہت ڈرا۔ پہلی آواز میں مسٹر رینڈ نے مرہٹی میں کہا تھا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے۔ گاڑی کے ٹھیرائے جانے سے پہلے مجھے علم نہ تھا کہ مسٹر رینڈ کو زخم پہنچا ہے۔ لارڈ سینڈہرسٹ نے انتظام دبا کی نسبت پچھلے ہفتہ کے اجلاس کونسل میں مفصل تقریر کی جسمیں پنڈتہ رامابائی کے الزام کو بھی محض غلط بیان کیا ہے ٭

ہندوستان کے اکثر علاقوں میں سرقہ مویشی کی ابھی کثرت ہے پچھلی برس سانسیوں کا ایک گروہ ایکسہی رات کو اندور کی دربسب انسپکٹر جنرل پولیس کی باغ سی چار بیل اور دیہات متصلہ سی ایک سو مویشی چورا لے گئے۔ ان میں دو تین ماہ کی تگ و دو کے بعد صرف ۲۲ مویشی برآمد ہوئے ٭

بنگال کے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے انسپکٹروں کو اپنے ماتحتوں کی ترقی کی سفارش کرنیکی ممانعت کردی ہے ٭

فیروزپور میں غریب لوگ ٹڈیاں پکا کر گذارہ کر رہے ہیں ٭

ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جو آجکل بمقام بٹالہ مقدمہ پادری کلارک بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحقیقات کر رہے ہیں مس کیلڈ ول پر چھری سی حملہ کرنے والے اقبالی چور کو، برس قید سخت کی سزا دی ہے۔ پادری نے مرزا صاحب پر یہ استغاثہ کر رکھا ہے کہ انہوں نے میرے قتل کرانے کیلئے عبدالحمید نامی ایک شخص کو مامور کیا تھا۔ اُسنے زیر دفعہ ۱۰ ضابطہ فوجداری حفظ امن کی ضمانت لیجانے اسبارہ میں اُسکا بڑا گواہ وہی عبدالحمید ہے ٭

ہائیکورٹ کلکتہ نے مس شیلڈا کو جو بی ایل کی وکالت پاس ہیں ہائیکورٹ میں اٹارنی کا کام کرنیکی اجازت نہیں دی ٭

بمبئی میں وبا سے نجات ہوئی تھی کہ ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ طاعون سے دو ایک مریض یومیہ اب بھی فوت ہو رہتے ہیں۔ ہیضہ سے ۱۳ کو ۲۷ مرے ٭

کمیٹی قحط نے بلوچستان کی تحصیل ژوب کی سیبی۔ دوکی وغیرہ کے قحط زدگان کی امداد کیلئے ۲۰ ہزار روپیہ دیا ہے پچھلے ہفتہ امدادی کاموں کے مزدوروں میں ۲۲ لاکھ کی کمی ہوئی سب سے زیادہ یعنی ۲۲ ہزار کی کمی بنگال میں اور ۵۹ ہزار کی مدراس میں ہوئی ٭

دریا رگوداوری پر بمقام راجمندری ریل کا پل بنانے کی منظوری نواب وزیر ہند نے دیدی ہے اس پل پر ۵۶ پیل پائے ہونگے۔ اور ہر ایک کا درمیانی فاصلہ ۵۰ فیٹ ہوگا خرچ ۵۹ لاکھ روپیہ ہوگا ٭

مولوی ہدایت رسول صاحب کی کعبہ کی امداد کیلئے بابو حسن احمد صاحب مختار ڈیرہ دون۔ اور حاجی ریاض الدین احمد صاحب تقسیم ہیکین پور ضلع علیگڈھ دو دو روپیہ عطا کرنیکا وعدہ کرتے ہیں ٭

سیر نگر کشمیر۔ ۹ اگست کو بمقام گلمرگ شیخ شمس الدین صاحب کا مقدمہ دیوان بابو شی پل صاحب جیف جج کشمیر و پنڈت جیالعل صاحب چیف جج جموں پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے صاحب اکونٹنٹ جنرل اور پنڈت ہرگوپال صاحب پیروکار تھے۔ اول تحقیقات کے وقت شیخ شمس الدین صاحب کو ہر دو ججان نے باتفاق رائے تین مقدمات سے قبل لگانے فرد قرارداد جرم کے رہا کر دیا۔ جب بخشی پرمانند صاحب گورنر کو معلوم ہوا کہ شیخ شمس الدین صاحب تین مقدمات سے رہا کئے گئے ہیں تو انہوں نے پنڈت ہرگوپال صاحب سے دونوں ججوں کی پاس نگرانی کرائی۔ بابو شی پل صاحب اپنی پہلی رائے پر قائم رہے لیکن پنڈت جیالال صاحب نے جو صرف شیخ شمس الدین صاحب کے سزا دینے کیواسطے تشریف لائے ہوئے تھے اپنی رائے کو تبدیل کر دیا۔ اور شمول واسطے استصواب کے رائے بہاگ رام صاحب کے پاس بھیجدی رائے صاحب نے پنڈت صاحب کی رائے سے اتفاق کر کے فرد قرارداد جرم لگائے جانیکا حکم دیدیا۔ اس مقدمہ میں عجیب طرح پر کارروائی ہوئی ہے۔ پہلے جب مسٹر اڈل صاحب بیرسٹر نے رائے بہاگ رام صاحب جوڈیشل ممبر کے پاس درخواست دی تھی کہ کارروائی مقدمہ ملتوی کیجاوے اور مقدمہ کسی دوسری عدالت میں منتقل کیا جاوے۔ تو اس درخواست پر رائے صاحب نے یہ حکم دیا تھا کہ مجھے اسمقدمہ میں کوئی اختیار نہیں ہے جسپر بیرسٹر صاحب مذکور نے جناب ریذیڈنٹ صاحب بہادر و مہاراجہ صاحب بہادر کیخدمتمیں درخواست دی جنہوں نے دو ججوں کا بنچ مقرر کر دیا معلوم نہیں اب رائے صاحب کو کس طرح سے مقدمہ میں دست اندازی کرنیکا اختیار حاصل ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ رائے صاحب ریاست کے جزو کل کا اپنے آپکو مالک خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھکو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اب شیخ عنایت اللہ صاحب بیرسٹر و لالہ ہنسراج صاحب پلیڈر چیفکورٹ پنجاب شیخ شمس الدین صاحب کی طرف سے پیروکار ہیں۔ جنہوں نے پہلے واسطے ملاحظہ اس کیس کے درخواست دی۔ پنڈت جیالال صاحب نے بہت سے بحث مباحثہ کے بعد ایک گھنٹہ ملاحظہ شمول کیواسطے حکم دیا۔ بعد میں ایک درخواست واسطے طلبی گواہان ذیل کے پیش کی:۔

نائب تحصیلدار مظفرآباد۔ خزانچی مظفرآباد۔ تحصیلدار مظفرآباد۔ دفتری مظفرآباد۔ یہ وہ گواہاں ہیں جو پہلے استغاثہ کی طرف سے گذر چکے ہیں۔ انکے علاوہ رائے بہاگ رام صاحب بخشی پرمانند صاحب حاکم اعلےٰ و سیکرٹری حاکم اعلےٰ۔ و کلارک انگریزی خزانہ۔ کی طلبی کی درخواست دی تھی۔ ہر دو ججان نے بہت سے بحث مباحثہ کے بعد باستثنائے رائے بہاگ رام صاحب۔ باقی گواہان کی طلبی کا حکم دیا۔ مگر بابو شی پل صاحب نے حکم لکھا دیا کہ ملزم کا ہر وقت حق ہے کہ جو اپنا گواہ طلب کرانا چاہے کرا سکتا ہے۔ چونکہ پنڈت جیالعل صاحب رائے صاحب کو طلب کرنا نہیں چاہتے تھے اسلئے مجبوراً اتفاق کرنا پڑا ہے۔ اسکے بعد غلام محمد نیٹو ڈاکٹر گواہ شیخ شمس الدین صاحب کیطرف سے گواہ صفائی پیش ہوا۔ اُسنے شہادت دی کہ میری رو بر و شیخ صاحب نے مبلغ ماہوار ۱ بل واسطے تیاری چھونپڑی بیماران نائب تحصیلدار کو دیئے تھے۔ چنانچہ میں بذریعہ رقعہ نائب تحصیلدار صاحب سے مبلغ ۱۵ واسطے خوراک بیماران کے طلب کئے جسکا جواب اصل رقعہ کی پشت پر نائب تحصیلدار نے دیا ہوا ہے کہ سبلغات ڈبل ہیون حکم وزیر نوازت یعنی شیخ شمس الدین صاحب نہیں دونگا چنانچہ رقعہ بھی شامل مثل کرا دیا گیا ۱۰ اگست کو نور محمد اور سیر شہادت میں پیش ہوا۔ اسنے شہادت سے انکار کر دیا۔ اور ظاہر کیا کہ اجرائی سمن پر میرے افسر سردار گورمکھ سنگھ صاحب نے مجھے رائے صاحب کے پاس بھیجا کر اور چند ٹیکہ دار وں کا بیان لیکر مجسٹریٹ درجہ اول ستانی کا الزام قایم کر دیا۔ اور میری معطلی کی رپورٹ کر دی۔ اسپر شیخ عنایت اللہ صاحب نے اسکا بیان تحریر کروا دیا۔ اور دوسرے

اسلامی دنیا کی خبریں

تھیسلی میں اب سب طرح سے امن ہے۔ قصبہ ٹرنووا اس کے تمام باشندے واپس آگئے ہیں۔ لاریسا میں صحت عام اچھی ہے البتہ گرمی کی وجہ سے بخار سے چند آدمی بیمار ہو چکے ہیں ٭

ترکی قبضہ سے پہلے تھیسلی کی آبادی ۳ لاکھ ۱۰ ہزار تھی جن میں ۲۴ ہزار مسلمان - ۵ ہزار یہودی - ۱۰ ہزار رومانوی اور باقی یونانی عیسائی تھے۔ عساکر قاہرہ کے داخلہ پر تقریباً ایک لاکھ عیسائی یونان کی دیگر حصص کو بھاگ گئے تھے مگر اب بتدریج واپس آرہے ہیں۔ دریائے پینی آس جسکو ترکی گورنمنٹ حد فاصل مقرر کرنا چاہتی ہے تھیسلی کے درمیان سے گذرتا ہے۔ جس سے چوتھا حصہ ترکی کے پاس اور باقی یونان کے پاس رہتا ہے۔ ترکھالا۔ کلمبا کا وغیرہ شہور شہر دریا سے بجانب شمال یعنی ترکی کے حصہ میں آتے ہیں۔ بریگیڈیر علی پاشا کمانڈر الاصونا اُن لوگوں کا سراغ لگانے اور تحقیقات کرنے کے لئے جنہوں نے سرکاری راز افشا کرکے پچھلے دنوں پریویسا اور لاریسا میں بہت کچھ تشویش پھیلا دی تھی۔ جینا کو گئے ہیں ٭

بندرگاہ ولو کے پرمٹ خانہ پر جلمی آفندی انسپکٹر محکمہ پرمٹ مامور ہوئے ہیں۔ آفندی مذکور بندر کی تجارت میں بے اندازہ ترقی ہو جانیکی وجہ سے سالونیکا۔ اسکپ اور دلف جی کے پرمٹ خانوں سے مدد منگوانی پڑی ہے۔ پرمٹ خانہ کے قیام سے شروع جولائی تک ترکی حکام کو محصول سے مستثنیٰ اشیا کے سوا اور سب مال درآمد پر ۸ فیصدی بحساب مالیت محصول لیا جاتا ہے۔ مشیر کاظم پاشا سپہ لار سوم آرمی کور (اردو جسکا صدر مقام مناسطر میں ہے) صوبہ اپاشرس کی جنگی چوکیوں اور وہاں کی فوج کا معائنہ کر رہے ہیں۔ مشیر موصوف آجکل سنٹیا قورنٹا میں ہیں۔ ترکی افواج نے مقام کلمبا کا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یونانیوں نے اسپر چون وچرا کی تھی۔ مگر دول عظام نے کہدیا کہ بروی شرائط التوائے جنگ یہ مقام ترکی دائرہ میں داخل ہے۔ دول نے یونان کو ریزرو فوج کا کچھ حصہ منتشر کر دینے کا مشورہ دیا ہے ٭

پریس کا اخبار "الطان" تحریر کرتا ہے کہ "یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ جب سے اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی جمعیت کو یکجا کرنے میں ساعی ہیں۔ اور اُسی دن سے ایشیا اور افریقہ کی کُل مسلمانوں اور اُنکے درمیان سلسلہ رابطہ و اتحاد قایم ہو گیا ہے۔ اسوقت حضور ممدوح کی خدمت میں مسلمانوں کے بیشمار معززین اور علماء موجود ہیں۔ اُنمیں مراکو۔ ترکستان۔ اور ہندوستان کے باشندے بھی ہیں۔ اور جماعت مذکور اپنے ہموطنوں کو یہ ذہن نشین کرانیکی کوشش کرتی رہتی ہے۔ کہ دولت علیہ کُل روے زمین کی طاقتوں سے زبردست اور مضبوط ہے۔ مسلمان صبر سے کام لیکر منتظر رہیں۔ اُنکو آزادی دلانے والی یہی سلطنت ہوگی۔ پچھلے دنوں حضرت جلالت مآب نے ایک اسلامی مجلس منعقد کی تھی۔ جس میں کُل آباد دنیا کے مسلمانوں کے نائب موجود تھے"۔

اسکے بعد وہ مفروضہ مظالم آرمینیا وغیرہ سے سلطان کی مذہبی اقتدار کی مضبوطی کا استدلال کرکے عیسایان عالم خصوصاً یورپ کو ملامت کرتا ہے کہ اُنہوں نے اس ایمانداری اور قیام امن و امان عالم کے مدعی اخبار کے نصیحت کو قبول کرکے ابتدا ہی میں مسلمانوں کی ایسی تحریک کو کیوں نہ روک دیا۔ اور شروع میں ہی شرائط صلح کو مقرر کرکے سلطان کو اُنکے ماننے پر کیوں نہ مجبور کیا۔ کہ آج وہ اس طرح بحیثیت فاتح زبردستوں ایسی گفتگو کرکے اپنا سکہ اور زیادہ اسلامی دنیا پر نہ بٹھا سکتے ٭

حجاز میں عساکر عثمانیہ کے لئے چندہ - ۱۶ جولائی کو سٹیمر شبین پر ۳۹ صندوق ولایت حجاز سے اسکندریہ کی بندرگاہ میں داخل ہوئے۔ انمیں سات ہزار کئی سو پونڈ اعانت عسکر یہ شاہانیہ کے لئے بند تھے یہ صندوق ۱۷ کو جہاز قاہرہ پر دارالخلافہ کو بھیجدیئے گئے۔ حجاز کے صاحب ہمت حامیان دین و ملت اس سے پہلے بھی آٹھ ہزار کئی سو چندہ بھیج چکے ہیں۔ اور ابھی فراہمی چندہ میں برابر مصروف ہیں ٭

خلیفہ سودانی کے قبیلہ بقارہ کا قبیلہ جعلیین پر فتح پانے سے مصر کا جنگی محکمہ یہ نتیجہ نکال رہا ہے کہ قبیلہ بقارہ اور درویش ابھی بدستور شجاع اور قوی ہیں۔ کیونکہ جعلیین بھی قوت و ثبات میں بھی کم نہیں تھے۔ اور اُنپر فتح پانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ صیغہ حربیہ کو اس استدلال کی تصدیق، اگست کے معرکہ ابوحمد سے بھی بخوبی ہو رہی ہے جسکا مجمل ذکر تار کے کالموں میں درج ہے۔

اسکندریہ میں جس گورنے ایک لڑکے کو گولی سے ہلاک کر دیا تھا اور اُس کو سر چارلس کوکسن انگریزی قونصل جنرل اور انگریزی اہالی جوری نے صاف بری کر دیا تھا۔ اب اُسکے اور اُسکی پلٹن کے اعلے افسر کے برخلاف مقتول کی مسکین والدہ نے عدالت مختلطہ میں جو دول یورپ کی زیر نگرانی قاہرہ و اسکندریہ میں قایم ہے دیوانی دعوے دائر کیا ہے۔ ارجاع دعوی سے دو ایک روز بعد اسکندریہ کے کرڈ سا اور مغربین کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن وفد نے خدیو کی خدمت میں ۱۹ جولائی کو حاضر ہو کر اس صریح ظلم کی شکایت کرکے داد خواہی کی تھی جسکو خدیو نے تسلی دلاسا دیکر واپس کر دیا۔ اور وعدہ کیا کہ میں مجلس وزراء سے اس کی مفصل کیفیت طلب کرونگا۔ خدیو موصوف اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ ایماندار دول یورپ نے معاہدوں اور عہدناموں سے ترکی اور مصر کو ایسا جکڑ بند کر رکھا ہے کہ وہ کوئی مداخلت کسی کی کر نہیں سکتے۔ اجنبی ممالک کی رعایا کو فقط اُنکے ملک کے قونصلیں ماخوذ کر سکتے اور سزا دیسکتی ہیں۔ مصری و ترکی فوجداری عدالتوں کو اُنسے کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ یہ گورنمنٹیں کونسلی عدالتوں سے کچھ باز پرس کر سکتی ہیں ٭

اعلیحضرت امیر المومنین نے خدیو المکرم کی والدہ ماجدہ کو جو حسب دستور سابق آجکل قسطنطنیہ میں رونق افروز ہیں۔ ۹ جولائی کو محلسرائے ہمایوں یلدز کوشک میں پرتکلف دعوت دی اور خدیو موصوف سے کمال لطف عنایت سے پیش آئے ٭

مصری گورنمنٹ کو سن رواں کی پہلی ششماہی میں ۲۲۳ ۴۷۴۵ پونڈ آمدنی ہوئی خرچ ۹۶۱۵۶۶ پونڈ یعنی آمدنی سے ۲۲۶۳۴۲ پونڈ زیادہ ہوا ٭

وولتا غازی مختار پاشا اسپیشل کمشنر متعینہ مصر کے سیکرٹری اول جناب عارف بک ۵۵ برس کی عمر میں آستانہ علیہ میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پر حضرت خلافت پناہی خاص مہربانی رکھتے تھے ٭

بددیانتوں سے کوئی ملک محفوظ نہیں اور اُن کی نظروں میں کوئی چیز مقدس نہیں۔ ہندوستان میں اس امر کی اکثر شکایتیں سننے میں آتی ہیں کہ کئی بدمعاشوں نے یہی پیشہ اختیار کر رکھا ہے کہ خیراتی اور مذہبی انجمنوں کا نام لیکر لوگوں سے روپیہ وصول کرکے خود خورد برد کر جاتے ہیں۔ یہ شکایت ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ دنیا کا کوئی ملک ایسے کمینہ لٹھگوں کے وجود سے خالی نہیں۔ بایں ہمہ یہ کبھی امید نہیں ہو سکتی تھی کہ ہم کو مصر کے چند ایک مشہور اخبارات کے مالکوں کی نسبت اور بھی کسی کام میں نہیں خاص عساکر عثمانیہ کو امدادی روپیہ کو ہضم کر لینے کی بدخبر سننی پڑیگی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ ڈاکٹر شلوب بک اور اُسکے بھائی سکندر آفندی مالکان اخبار "سلطنت" اور عزیز بک مذ مالک اخبار محروسہ اور مسمی شیخ دسوقی پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انکو لوگوں نے عساکر عثمانیہ کی امداد کے لئے چندہ وصول ہوتا رہا ہے۔ مگر انہوں نے جمع شدہ رقم انجمن فراہمی چندہ کو ادا نہیں کی۔ اب گورنمنٹ مصر کی طرف سے اُنپر خیانت مجرمانہ کا مقدمہ قایم کیا گیا ہے۔ الموید کی یہ رے کسقدر مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کو مقدمہ بنانے سے پہلے ملزموں سے ایکدفعہ حساب طلب کرکے روپیہ ادا کر دینے کا موقعہ دیدینا چاہیئے ممکن ہے کہ اُنکی نیت بد نہ ہو اور محض تساہل کی وجہ سے ابتک روپیہ بھیجنے میں قاصر رہے ہوں۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو اگر اُنکی بدنیتی کا کامل یقین نہ ہوتا تو وہ مقدمہ بنانے میں کبھی ایسی جلدی نہ کرتی۔ اس خبر کو درج کرنیکے بعد اخبار مذکور چند اور اشخصوں کی طرف (افسوس مسلمانوں میں ابھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں) گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے جو مظلومین کربلا کے لئے بہت سا روپیہ جمع کر چکے ہیں مگر ابتک کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوا کہ اُس روپیہ کا کیا کیا ہوا

بل بے مسلمانو!! جزیرہ سانتھی کا ایک مسلمان صاحب جنمیں حمیت و خودداری کا مادہ غالباً قدرت نے بہت افراط سے پیدا کر رکھا تھا بازار میں چلے جا رہے تھے کہ انکو سگرٹ پینے کی خواہش محسوس ہوئی۔ مگر نفاق سے دیاسلائی پاکٹ سے نہ ملی۔ ایک اور مسلمان قریب سے گذر رہا تھا اپنے اُس سے مانگی۔ اُس بے ادب نے دیاسلائی کی جگہ اپنا سگرٹ جسے وہ پی رہا تھا آگے کیا۔ مگر یہ فعل اُسنے کچھ ایسی بدتہذیبی سے کیا کہ ذکی الحس مسلمان اُسی وقت انکار کر

بلغاریا اور رومانیہ کے سرحدی تنازعہ کا دول یورپ نے سلطان المعظم کو حکم (منصف) قرار دیا ہے
۳۰ ہزار کی اطلاع دونون گورنمنٹون کو دیگئی ہے +

سلطنت عثمانیہ کے سفیر (توسطاتی پاشا) متعینہ لندن نے اخبار اسٹنڈرڈ کے نامہ نگار
کی اوس تحریر کی جس مین امیر المومنین اور دربار ہمایون کے ایک اعلیٰ عہدہ دار کی گفتگو درج کی گئی
تھی (اور جو ۲- اگست کے وکیل مین بھی شایع ہوئی تھی) تکذیب کرکے تحریر کیا ہے کہ امیر المومنین نے
مسئلہ صلح کے متعلق اوس لہجہ و انداز سے جیسا کہ اونکی طرف منسوب کیا گیا ہے کبھی کسی سے گفتگو نہین کی۔

مصر کے بندرگاہ پورٹ سعید مین فرانسیسی لوگون نے ۱۴- جولائی کی رات کو سلطنت جمہوری کی قیام
کی یادگار مین بڑی شان و شوکت کے ساتھ جلوس نکالا جس کے ساتھ دو سو عربی مشعل بردار تھے۔
یہ لوگ قدم قدم پر "خداوند کریم ہمارے سلطان کو نصرت دے" اور "ہمارا خدیو زندہ رہے" کے
نعرے بلند کرتے رہے۔ اور کل حاضرین اور ناظرین نہایت جوش و خروش سے اونکے ساتھ
ہم آہنگ ہوتے رہے۔ جلوس کے فرانسیسی مہتمم و منتظم مسلمانون کے اس پرجوشی سے
ناخوش ہونے کی بجائے بہت خوش ہوئے +

شاہ حبش نے امیر المومنین اور قیصر روس کے لئے کثیر تحفے ارسال کئے ہین +

قیصر جرمن نے مارشل ادہم پاشا کو اونکی بہادری۔ عزم و مہارت اور حزم پر جو متواتر فتوحات
مین اونسے ظاہر ہوئی مبارکباد کا خط بھیجا ہے +

باشندگان تھیسلی سے حکومت یونان نی گوسفند ۱۲ ٹیکس لیا کرتی تھی۔ امیر المومنین نے
۴ سالانہ لئے جانیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ اسپر عیسائی و مسلمان باشندگان تھیسلی نے بارگاہ
خلافت پناہی مین عریضہ شکر و امتنان ارسال کیا ہے +

صیغہ حربیہ نے تمام ولایتون کے حکام کے نام احکام جاری کئے ہین۔ کہ ابتک عساکر عثمانیہ
کی امداد مین جو کچھ رسد وصول ہوا ہے۔ اوسکی مفصل فہرست معہ نام چندہ دہندہ و تعداد رقم یا مالیت
وغیرہ تیار کرکے جلد دار الخلافہ کو روانہ کرین +

اخبار اسٹنڈرڈ کا دعوی ہے کہ یورپ کی تمام بڑی بڑی ساہوکارہ کی کوٹھیون کے نائبون نے
قسطنطنیہ آکر بابعالی کو اپنے بے اندازہ راس المال اور سرمایون سے واقف کرکے تعمیرات عامہ
یعنے ریلوے۔ بندرگاہون۔ پلون۔ توسیع آبپاشی و تیاری اثمار اور معادن وغیرہ کے اجارے
لینے کی درخواست کی ہے۔ بابعالی نے اونکے چند شرائط پیش کی ہین جنپر اب وہ غور کر رہی ہے +

فہرست زر چندہ برائے مظلومین کریٹ و مجروحین و یتامے عساکر عثمانیہ جو ابتک دفتر اخبار
وکیل مین جمع ہوا:-

	پائی	آنہ	روپیہ
میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۹- اگست	۳	۴	۶۷۰
سید محمد شاہ صاحب از جالندہر	۰	۸	۴۹
منشی شیر محمد عرضی نویس پشین	۰	۰	۱۰
معرفت منشی سیف الرحمن صاحب از نکودر ضلع جالندہر	۰	۱۱	۱
میزان	۳	۷	۶۷۱

ٹائمز کا خاص نامہ نگار ترکی سپاہی کی صبر و تحمل اور تکلیف کو بآسانی برداشت کرنے کے
متعلق اپنی کتاب تاریخ جنگ روم و یونان مین مندرجہ ذیل واقعہ تحریر کرتا ہے بسٹ ڈاکٹر ایک
ترکی سپاہی کو میز پر لٹا کر اوسکے نچلے جبڑے کو جو زخمی ہو گیا تھا کاٹ رہا تھا کہ بین وسط مین
جبکہ عمل کا سب سے زیادہ تکلیف دہ حصہ ہو پہنچا تھا۔ اوسنے ڈاکٹر کو روکدیا۔ اور اپنے دوسرے
ساتھی کیطرف جو قریب لیٹا ہوا پائپ پی رہا تھا اشارہ کرکے کہا "میری کچھ پروا نکرو۔
پہلے اوسکی خبر لو۔ اوسے پائپ سلگانے کے لئے دیا سلائی کی ضرورت ہے" نامہ نگار موصوف
ترکی فوج کی سلامت روی اور اعتدال کی بیحد تعریف کرکے لکھتا ہے کہ اوسنے لڑائی کے معمولی
استحقاق و حقوق سے بھی فایدہ اٹھانا نہین چاہا۔ اور کمسریٹ کے لئے بیل اور بکریون تک
نقد قیمت دیکر خرید کئے +

رومینیا سے جنگ کے شروع ہونے پر جو کئی سو یونانی والنٹیر ہو کر یونان آئے تھے۔ اب اونکو ریاست
مذکور واپس آنیکی اجازت نہین دیتی۔ غالبًا یہ بھی اوسی معاہدہ کا اثر ہے جو بلغاریا کی خودسری کے
متعلق رومینیا اور ٹرکی مین ہوا ہے۔

مراکو اور صوبجات متحدہ امریکہ مین امریکن باشندونکے حقوق پر تنازعہ ہو گیا ہے +

سلطنت عثمانیہ کی کمپنی اجارہ دار فروخت تمباکو کو جون گذشتہ مین ایک لاکھ ۴۵ ہزار پونڈ یعنے جون
۱۸۹۶ء کی نسبت ۲۶ ہزار پونڈ ترکی کم آمدنی ہوئی۔ شاید کثرت بارش و سیلاب اس کمی کا باعث ہو
سمرنا ایدن ریلوے کی آمدنی بھی کچھ حصہ سے زیادہ کمی ہے۔ ہفتہ مختمہ ۱۰- جولائی کو ۴۶۸۵ پونڈ
یعنی سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی نسبت ۵۱۴ پونڈ کم آمدنی ہوئی +

یونان کے قومی بنک کی ششماہی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اوسے جنگ سے کوئی نقصان نہین پہونچا۔
سن رواں کی پہلی ششماہی مین اوسکو ۴۸ لاکھ ۴۸ ہزار درہم یعنی سن گذشتہ کی اسی ششماہی سے ۵۰ ہزار
درہم زیادہ خالص منافع ہوا۔ فی حصہ ۴۵ درہم اس ششماہی کے لئے منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ البتہ یونان
کے سرکاری خزانہ کی حالت بہت ابتر ہے۔ محاصل بڑی مشکل سے وصول ہوتے ہین۔ اور آمدنی و خرچ مین
زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جون کے مہینہ مین بیس لاکھ درہم بنک سے برآمد کئے
گئے اور ۳۰- جون کو سرکار کی امانت بنک مین ۳۲ لاکھ درہم کے نوٹون اور تقریبًا نو لاکھ درہم کے طلائی سکے سے
زیادہ نہ تھی۔ تھیسلی کے مفرورین یونانکے دیگر صوبجات مین فاقہ اور بیماری سے بکثرت ہلاک ہو رہے ہین +

روس کی انجمن صلیب احمر کیطرف سے لیڈی ڈیوک آف سرجیس (زار کا چچا) جو جماعت اطبا ترکی
مجروحین کے معالجہ کے لئے آئی تھی ۱۰ اسکو امیر المومنین کیطرف سے ۱۷- جولائی کو یلدز سرا مین دعوت
دیگئی اور ہر ایک ڈاکٹر کو علی قدر مراتب اعزازی نشان مرحمت کئے گئے +

قسطنطنیہ کے بندرگاہ آزاد ابتدائے ۴ اگست ۱۸- جولائی ۷۰ ستمبر تجارتی اسباب کے داخل اور ۳۱
دسمبر تک خارج ہونگے۔ فرانسیسی قسم کا جہاز محمد سلیم تعلیمی جہاز بنایا گیا ہے۔ اسپر نئے پاس شدہ بحری افسرون
کو نیویگیشن کی تعلیم دیجائیگی +

مارشل ادہم پاشا نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاریسا سے ڈومو کوس کو منتقل کر دیا ہے۔ لاریسا مین اوسکی
ایک شاخ رہنے دیگئی ہے۔ ولو کے سوداگر بابعالی مین عرضی ارسال کرنیوالے ہین کہ اس علاقہ مین
ترکی حکومت ایکبار قایم رکھی جائے۔ یونانی گورنمنٹ ہم پر بہت سختی کرتی تھی۔ مقام شفتلار کی رجمنٹ
سواران نے ادہم پاشا کو ایک طلائی گھڑی روانہ کی ہے کہ یہ اوس سپاہی کو عطا کرین جسنے سب سے
پہلے ڈومو کوس کے قلعہ پر عثمانیہ علم کو نصب کیا تھا۔ گھڑی کے ڈھکنے پر رجمنٹ مذکور کا نام
اور عطیہ کی وجہ کندہ ہے +

انگلستان کے مشہور کروڑپتی یہودی بیرن رانھیشلڈ کی بیوی نے مجروحین عساکر عثمانیہ
کے لئے آٹھ ہزار فرنک ارسال کئے ہین۔ ۱۹- جولائی تک عساکر ریلیف کے امدادی فنڈ کے لئے
کل ۵۷۶۶۴۳ پونڈ ترکی چندہ قسطنطنیہ کی صدر کمیشن کو موصول ہوا جس مین سے تاریخ مذکورہ بالا
تک ۴۰۱۸۶۳ پونڈ خرچ ہوا +

فرانسیسی سفیر ایم کیمبن روانگی سے پہلے ۱۳- جولائی کو یلدز سرا ہمایون مین مدعو کئے
گئے۔ جہان منیر پاشا و ابراہیم پاشا و سلیم آفندی کے ہمراہ سلطانی کتب خانہ اور کارخانہ ظروف چینی
کا معائنہ کیا۔ سفیر بعض برتنون کی لطافت و نزاکت کو دیکھکر دنگ رہگیا +

اکثر کارخانے اور کوٹھیان تاجر گھر کے محکمہ مین اپنے پورے پتہ کی جگہ ایک مختصر سا فرضی نام رجسٹری
کرا دیتے ہین۔ یورپ مین اس رجسٹری کے لئے ۴ شلنگ سالانہ محصول لیا جاتا ہے۔ ٹرکی مین چار
پونڈ محصول مقرر کیا گیا ہے جسکی تخفیف کے لئے درخواستین گذر رہی ہین +

لفٹننٹ سرمور بے تار پیڈو غرق کرنیوالے جہاز پلنگ دریا کے کمانڈر مقرر کئے گئے ہین +

جرمنی جہاز میکسیکو پر جو انورپ سے روانہ ہوا تھا ۱۶ - جولائی کو ۶۷ صندوق کارتوس و بارود کے اور دو توپین ۶-۶ انچ قطر کی اور دیگر سامان حرب قسطنطنیہ موصول ہوا - چوتھی اردو کی تمام فوجکو جسکا صدر مقام ارض روم مین ہے ماسر رائفلین تقسیم ہو رہی ہین - وسط جولائی تک ٹوکٹ سیواس اور اماسیہ کی فوجون کو مارٹنی رائفلون کی جگہ یہ رائفلین مل چکی ہونگی - بمقام سیواس اس تقسیم کے موقعہ پر عظیم الشان جلسہ کیا گیا - جسمین مارشل شاکر پاشا انسپکٹر جنرل ولایات ایشیا کوچک بھی شریک تھے - مارشل موصوف نے ایشیائی صوبجات مین ترویج اصلاحات کے متعلق جو رپورٹین ارسال کی ہین - اونپر مجلس وزرا غور کر رہی ہے +

مارشل درویش پاشا مرحوم کی حرم محترم خدیجہ خانم کے لئے چار سو روپیہ ماہوار کی پنشن مقرر کی گئی ہے - اسنام کی ایک خاتون والا مستر لت جو جزیرہ جاوا کے ایک ممتاز والی ریاست کی بیوی ہین ۱۴ - جولائی کو سنگاپور سے قسطنطنیہ رونق افروز ہوئین +

قافلہ حجاج وکاروان محمل ۱۴ - جولائی کو حجاز سے دمشق پہونچا - کل اہالی شہر و گورنر نے شہر سے کچھ فاصلہ تک جاکر مشایعت کی اور سلامی کی توپین سر کی گئین +

امیر المومنین کی اجازت سے عثمانیہ بنک ۵ لاکھ مجیدیہ سکہ کو توڑ کر ایک ایک اور دو دو پیاستر کے سکے تیار کرنے والا ہے - ضرب مسکوک کے موقعہ پر وزارت مال کیطرف سے حفظی بے - بنک کی طرف سے مسٹر ملنگن اور کمیشن اہتمام قرضہ کیطرف سے مانشور وکیل ٹکسال میں موجود رہین گے +

انجمن ممد محمدی لاہور نے حسب قرارداد قواعد جو پچندہ امداد ماہ اخیر جولائی ۱۸۹۶ء پسماندگان ممبران مرحومان ذیل :- میان غلام علی صاحب مرحوم ممبر نمبر ۱۰۶۲ ساکن امرتسر ۱۲ ماہوار ۵ ، بابو نواب علی صاحب مرحوم ممبر نمبر ۵۲۱ ساکن مراد پور ضلع سیالکوٹ ۱۲ ماہوار ۵ - میان چراغدین صاحب مرحوم ممبر نمبر ۱۰۰۳ ساکن راولپنڈی ریاست کپورتھلہ ۵ - قاضی غلام صمدانی صاحب مرحوم ممبر نمبر ۱۱۱۱ ساکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ۱۲ ماہوار ۵ - کو دیا ہے صاحبان مرحومان بالا سے علی الترتیب مبلغ ۱۲ - ۱۴ - ۵ - ۱۲ - ۶ - پہلے - انکے جین حیات انجمن کو وصول ہوا تھا - افسوس کہ ایک تو بروقت نوٹیفکیشن مرحومان جمعیت ممبران کم تھی دوسرا بعض ممبروں سے بباعث قحط سالی روپیہ وصول نہین ہوا - من بعد بشرط وصولی ادا دیا جائیگا - جملہ اہل اسلام کو چاہیئے کہ خود بھی انجمن مین شریک ہون اور اپنے یار احباب کو بھی ترغیب دیکر انجمن کو ترقی کا فخر بخشین تاکہ آئندہ وارثان متوفیان کو زیادہ رقوم دیجایا کرے +

انگریزی فوج عرابی پاشا کی بغاوت فرو کرنیکی حجت سے اسکندریہ کو گولہ باری سے مسمار کرنے کے بعد ۱۱ - جولائی ۱۸۸۲ء کو اسکندریہ مین داخل ہوئی تھی جسکے بعد وہ ابتک مصر پر برابر قابض ہے - یورپ اور دیگر مہذب ممالک مین ایسے واقعات کی جنسے ملک و قوم کو فایدہ یا نقصان عظیم پہونچا ہو ہر سال یادگار تازہ کرنیکا عام دستور ہو گیا ہے - پونا کے مرہٹون کا سیواجی کی تخت نشینی کی سالانہ یادگار جشن قایم کرنا بھی اسی قبیل سے ہے - اسی طرح مصریون نے ۱۱ جولائی کا دن اپنی ذلت اور مقہوری کی یادگار کے لئے مخصوص کر رکھا ہے - اور اسبارہ مین مصطفے آفندی کامل اونکو سرغنہ بنے ہوئے ہین - انکے قسطنطنیہ جانیکی خبر درج ہو چکی ہے - جہانتک ۷ - جولائی کو ہنگریا کے صدر مقام بوداپست کو چلے گئے - اور وہین سے ۱۱ - جولائی کو اسواقعہ کی یادگار تازہ کرانیکے لئے حضرت خلافت پناہی اور لارڈ سالسبری کو تار روانہ کئے - جو بجنسہ ذیل مین درج کئے جاتے ہین :-

از بوداپست مورخہ ۱۱ - جولائی - بحضور جلالت مآب مولانا السلطان المعظم -

مین اس ۱۱ - جولائی کے دن جو انگریزی گولہ باری اسکندریہ کی پندرہوین سالگرہ ہے حضور جلالت مآب کی بارگاہ مین یہ التماس کرنیکی اجرات کرتا ہون کہ حضور ممدوح اون مصایب و آلام شدیدہ کی تخفیف مین سعی فرماوین - جو ہمارا وطن عزیز مصر برداشت کر رہا ہے - اور کہ حضور یورپ سے انگریزونکو وہانسے نکال دینے کا مطالبہ فرماوین - کیونکہ مصر پر انگریزون کا برابر قابض رہنا خود خلافت کی وجود کے لئے خطر عظیم ہے - پس اے خلیفہ اعظم مصر کو بچاو ورنہ اسکی موت اسلام کی موت ہوگی "

جناب لارڈ سالسبری کی خدمت مین یہ تار روانہ کیا :- مین اس ۱۱ - جولائی کے دن جو گولہ باری اسکندریہ کی پندرہوین سالگرہ ہے - جناب والا کو وہ وعید یاد دلانا واجبات سے تصور کرتا ہون جو تاج برطانیہ اور انگریزی قوم کی عزت کی حلف پر ہمارے وطن کو خالی کر دینے کے لئے کئے گئے تھے - چونکہ مصر پر اوسکی خواہش اور اوسکی اہم مفاد کے برخلاف ظلم و جبر سے قبضہ قایم رکھا گیا ہوا ہے - وہ ۱۱ - جولائی کو اپنے بے سختی کی یادگار اور انگلستان کے لئے شرم و عار کی یادگار خیال کرتا ہے اور جب تک انگریزی قبضہ باقی رہیگا یہ عار تہذیب و تاریخ دنیا کے سامنے انگریزون کے ہر فرد بشر کے شامل حال رہیگی - راقم مصطفے کامل -

ان دونون تارون کو بوداپست کے اخبارات نے شایع کر کے مصطفے آفندی کی تائید مین اپنی طرف سے اونپر حواشی بھی چڑھائے ہین +

اعلی حضرت امیر المومنین نے اپنے جنگی افسران اور قومندانون کی بسالت و شجاعت اور لیاقت و تدبر پر کمال خوشنودی کا اظہار فرما کر دولتلو مشیر ادہم پاشا سپہ سالار نشاطی پاشا - حقی پاشا - خیری پاشا - محمدی پاشا - ممدوح پاشا - عمر رشدی پاشا (فرقہ فوج یعنے کمانڈران ڈویزن) اور امیر لوا حیدر پاشا دافسر توپخانہ امیر لوا رضا پاشا (افسران فوج تہیسلی) و خفرات حقطی پاشا و عثمان پاشا و ابراہیم بکر پاشا کو اعزازی تلوارین عطا کئے جانیکا حکم صادر فرمایا ہے - یہ تلوارین عنقریب تیار ہو کر پاشایان موصوف الصدر کو بھیجی جائینگی - انکے پہلوؤن پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ حسب ذیل عبارت کندہ کیجائیگی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم "انا فتحنا لک فتحا مبینا" - بعنایت اللہ تعالے یہ تلوار خلیفہ اعظم کیطرف سے غازی "فلان" پاشا کو ہدیہ دیجاتی ہے کہ وہ اوسکو بطور علامت فخر و شجاعت کے جو اوسنے جنگ یونان مین ظاہر کی زیب کمر کرے - اور مولی سبحانہ و تعالی کی عنایات سے امید ہے کہ یہ تلوار نسلاً بعد نسل اولاد و احفاد کو منتقل ہوتی رہیگی - ظفر و فتوحات بسیار کے حصول مین معین اور بزرگی و شرافت دوامی کی مظہر ہوگی " +

بازار برائے اعانت یتامی و بیوگان عساکر عثمانیہ کے لئے اعلی حضرت امیر المومنین اور دیگر ارباب ہمم سے جو عطیے وصول ہوئے اونکی پہلی فہرست ۱۵ - جولائی کو شایع ہو گئی ہے - تمام عطیے اور تحایف پہلے حضور ممدوح کو معائنہ کرا دیے گئے - اور اونسے انکی نمایش اور تعین قیمت کی اجازت حاصل کی گئی - یہ بازار سردست چھ مہینے قایم رہیگا - اوسکی عمارت جولائی کے اخیر مین ختم ہو گئی ہوگی - تمام ترکی قونصلین اور سفرا کو اوس کے لئے تحایف و عطیے یا نقد امداد قبول کرنیکی اجازت دی گئی ہے - ممالک محروسہ عثمانیہ مین تمام عطیون کے لئے محصول ڈاک ریل و کرایہ جہاز وغیرہ معاف کر دیا گیا ہے - ہندوستان سے اگر کوئی شخص اس نیک کام کے لئے نقد یا کوئی تحفہ بھیجنا چاہے تو مدراس - بمبئی یا کراچی کے ترکی قونصل صاحبان کے ذریعہ بھیج سکتا ہے - اگر براہ راست بھیجنا چاہے تو یہ پتہ ہے - "دار سعادتدہ یلدز سرای ہمایونندہ اولاد شہداء مجروحین غزاہ عساکر شاہانہ اعانہ قومیسیونہ" قسطنطنیہ - تحفہ بھیجنے والے کو پارسل کے ساتھ نہایت مضبوط مربع کاغذ پر اپنا نام - پتہ اور عہدہ و سکونت خوشخط لکھکر ریشمی دھاگہ سے باندھ دینا چاہیئے - عطیون کی مالیت اور تقسیم و درجہ بندی کے لئے کمیشن مقرر ہے - جس کے ارکان حسب ذیل ہین - دولتلو سلیم ملہم آفندی وزیر تجارت و معاون - احمد رفیق بے نایب وزیر داخلیہ - ابراہیم بے معرف سفرا اجنبیہ بمحکمہ خارجیہ -

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لندن- ۷- اگست- ہندوستان کی مالی حالت پر ٹائمز کی ریمارک- ٹائمز لارڈ جارج ہملٹن کی پیش کردہ مالی نقشہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ خسارہ کا بہت تھوڑا ہونا ہندوستان کی مالی حالت کی مضبوطی اور منتظمین کی اعلیٰ قابلیت کی بین شہادت ہے کہ ایسی غیر معمولی مصائب کے مقابلہ پر بھی اونکا انتظام کیسا عمدہ ہے

ایضاً- یونانی صیغہ مال- یونانی گورنمنٹ نے دول کو مراسلہ بھیجکر تجویز پیش کی ہے کہ ٹرکی کو تاوان جنگ ادا کرنیکے لئے بنا قرضہ لیا جائے اور اسکا انتظام ایک کمیشن کو سپرد کیا جائے جسکو مختلف ساہوکاروں کی ٹہیان مقرر کرین- اس طرح سے یونانی صیغہ مال پر یورپین نگرانی قائم کرنیکی ضرورت نہین رہجائیگی-

میڈرڈ- ۸- اگست- ہسپانیہ کے وزیر اعظم سینور کانوواس آج بمقام سنٹا گویڈا بوصوبہ وٹوریا کی شمال مشرق مین آبی معالجہ کے لئے مشہور ہی قتل کردئے گئے- قاتل نیپلز (اٹلی کا شہر) کا باشندہ ہی- اوسکا نام گولی ہے- وہ انارکسٹ ہی- اوسنے وزیر پر ریوالور سے تین گولیان چلائین جو سر اور پہاتی پر کاری لگین اور وہ اپنی بیوی کے قدمون پر گر پڑا اور ایک گھنٹہ مین مرگیا- مرحوم یورپ کے مشہور مدبرین مین سے تہا- سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا- سب سے پہلے ایک کنسرویٹو اخبار کی اڈیٹری اختیار کی- اور تہوڑا ہی عرصہ بعد پولٹیکل میدان مین داخل ہوکر ممتاز مقام حاصل کرلیا وہ آزاد اور کنسرویٹو اور شاہی خاندان کا مخلص خیر خواہ تہا- اسکی موت سے اوسی بہت نقصان پہونچیگا- پرخاصکر موجودہ صورت مین جبکہ اصل وارث تاج و تخت دس گیارہ برس کا کم سن لڑکا اور ایک عورت (بادشاہ کی والدہ) سلطنت کی منتظمہ ہی- ہسپانیہ مین انارکسٹون نے عجب طوفان بے تمیزی برپا کر رکہا ہی- ہمیشہ کسی نہ کسی صوبہ یا شہر مین فتنہ و فساد ہوتا رہتا ہی- ادہر دوسری طرف کیوبا اور جزائر فلپائن کی بغاوت سونے پر سہاگہ کا کام کر رہی ہی- مگر بمصداق کہ کردکہ بنافت — مسلمانون کو ناشنیدنی و ناگفتنی مظالم سے برباد و معدوم کرنا اپنا رنگ لائے بغیر کب رہ سکتا تہا اب گورنمنٹ ملک کو ان انارکسٹون کے وجود سے خالی کرنیکی سخت کوشش کریگی- جسکا اثر یہہ ہوگا کہ خود ہسپانیہ مین کئی کیوبا اور فلپائن پیدا ہوجائینگے- رعایا کا مختلف المذاہب والقوم ہونا سلطنت کی استواری کا باعث ہوتا ہے- فرڈیننڈ و ایزبیلا اور اونکے جانشین چارلس پنجم فی جو سلطان سلیمان اور ہنری ششم کا ہمعصر تہا کو رانہ مذہبی تعصب سے مسلمانون کو معدوم اور جلاوطن کرتے وقت اسکے مآل کار پر غور نکیا- کہ کل رعایا کا ایک ہی مذہب کا پابند ہونا ایک دن شاہی حکومت کے لئے کیسا اثر پیدا کریگا- اڈیٹر)

لندن- ۷- اگست- جرمن و روس- قیصر جرمن و شہنشاہ بیگم شاہی کشتی پر قصر پیٹر ہوف پہونچے- زار اور زارینہ نے اونکا استقبال کرکے نہایت تپاک سے ملاقات کی- ۸- اگست زار نے قیصر ولیم کو روسی بحری فوج کا آنریری امیر البحر مقرر کیا ہے- ۹- اگست قیصر ولیم کو قصر پیٹر ہوف مین پر تکلف دعوت دیگئی- جام صحت پیتے وقت دونون قومون کی امن پسند ارادون پر بڑا زور دیا گیا- قیصر نے اپنی تقریر مین بیان کیا کہ یورپ کا امن قائم رکہنے کے لئے امن مین خلل ڈالنے والونکے برخلاف مین زار کو اپنی پوری طاقت سے مدد دونگا (یہ معلوم نہین ہوا کہ محل امن کن کو قرار دیا گیا ہے- وکیل)

لندن- ۸- اگست- شہزادہ ریجنٹ سنگہ کو انگلستان سے ہندوستان واپس جانیکے وقت یادگاری تحفہ دینے کے لئے وصولی چندہ کیواسطے فنڈ کہولا گیا ہے-

لندن- ۹- اگست- مہم نیل- الوحمد فتح ہوگیا- رائٹر کا نامہ نگار قاہرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ کرنیل ہنٹر کے دستہ فوج جو مروی سے ۲۹- جولائی کو روانہ ہوا- ۷- اگست کی صبح کو الوحمد پر حملہ کیا- مقام مذکور کو سخت جنگ کے بعد جو ایک ایک گہر مین کرنی پڑی فتح کرلیا- میجر سڈنی اور لفٹنٹ ٹنر قتل ہوئے یہ دونون افسر دسویں سوڈانی پلٹن کے افسر تہے- آخر الذکر گورہ فوج سے ۱۸۹۵ء مین مصری فوج کو منتقل ہوا اور سن گذشتہ کی مہم ڈنگولہ مین شامل ہوا تہا- میجر صاحب کی خدمات بہی کچہہ عرصہ سے مصری گورنمنٹ کی سپرد کیگئی تہین- وہ سنہ ۱۸۸۴ء کی مہم نیل- سنہ ۱۸۹۱ء کی فتح ٹوکٹ اور پچہلی برس کی الرٹ مین شامل تہے- ورڈیشون کی ایک ایک گہر فتح بجائے خود قلعہ کا کام دیا- اور مصری فوج کو ہر ایک گہر بہوکہ فتح کرنا پڑا- پچہلے برس فرکت کی گاؤن مین ایسا ہی ہوا تہا- یہ جان توڑ مقابلہ قبیلہ نقارہ کی بہادری ثابت قدمی کو بخوبی ظاہر کر رہا ہے- اس مہم کے حالات پہلے غالباً اس لئے موصول نہین ہوئے کہ اخبارات کے نامہ نگار اسدفعہ اسکے ہمراہ نہین گئے- ٹائمز اور ڈیلی میل کے نامہ نگار صاحبان جو پچہلی گئے تہے وہ تو مقدمہ بازی مین مصروف ہین اور بانی شاید جنگ روم و یونان مین اسقدر تہک گئے ہین انہون نے تہوڑا سا ستانا ضروری سمجہا ہی- یہ کل مقامات اوس چہوٹی سے نقشہ مین جو ۲۶- کے وکیل مین شایع کیا گیا تہا درج ہین- اڈیٹر-

لندن- ۹- اگست- وزیر اعظم ہسپانیہ کا قتل- مقتول وزیر اعظم کی جگہہ وزیر صیغہ جنگ عارضی طور پر وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے- ہسپانیہ کی تمام پولٹیکل گروہ اور ممالک اجنبیہ کے اخبارات اس قتل پر کمال ناراضگی کا اظہار کر رہی ہین- عام خیال ہے کہ بارسیلونا (ہسپانیہ کا بندرگاہ) انارکسٹون کو پہانسی دینے کا عوض لینے کے لئے یہ قتل کیا گیا ہی- نیز یہ خیال بہی عام ہی کہ ہسپانیہ کی نوآبادیون کی خفیہ کمیٹیون کے ساتھ ملکر خود ہسپانیہ مین بہی کوئی انارکسٹ سازش بڑی زور شور سے کارروائی کر رہی ہے-

لندن- ۱۰- اگست- ترکی اخبارات انگریزی حکومت ہند پر سخت حملے کر رہی ہین (ترکون کی شرافت سے ایسی امید نہین پڑتی- غالباً کوئی ارمنی اخبارات البسا کر رہے ہونگے- اڈیٹر)

ایضاً- مصالحت ترکی و یونان- یونانی صیغہ مال- یہ پختہ طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جدید قرضہ کے متعلق یونان کی تجاویز سے ساہوکارون کا اطمینان نہین ہوسکیگا- اور کہ جب تک یونان اپنے صیغہ مال پر یورپین نگرانی کو منظور نہین کریگا- وہ تہسلی کو ترکون سے چہوڑانیکے لئے روپیہ ہم نہین پہونچائینگے

ایضاً- پھر شروع سے- توفیق پاشا نے ادائیگی تاوان جنگ اور تخلیہ تہسلی کے متعلق نئی تجاویز پیش کی ہین- سفرا اپنی اپنی گورنمنٹون سے ہدایات کے لئے استصواب کر رہے ہین-

لندن- ۱۱- اگست- کل کارروائی بند- ٹائمز کا نامہ نگار ایتھنز سے لکہتا ہی کہ دول نے یونان کو اطلاع دی ہے کہ بالعالی روپیہ نہونے کی وجہ سے تہسلی کو خالی کرنیکی نسبت اپنی معذوری ظاہر کرتا ہے مگر ساتہہ ہی یہ بیان کرتا ہے کہ تاوان جنگ کی پہلی قسط دس لاکہہ پونڈ کے وصول ہونے پر فوجون کو واپس بلانا شروع کریگا- یونان نے جواب دیا ہے کہ مجہے روپیہ فقط ممالک غیر سے قرضہ لینے پر میسر ہوسکتا ہے اور ایسا قرضہ صرف اوسصورت مین مل سکتا ہے- جبکہ مجہے براہ راست اپنے قرض دہندگان سے گفتگو کرنیکی اجازت دیجائے-

لندن- ۱۱- اگست- جرمنی و روس- قیصر و قیصرہ جرمنی نہایت ہی مخلصانہ الوداع کے بعد سینٹ پیٹرزبرگ سے روانہ ہوگئے ہین- روسی اخبارات اس ملاقات کو آئندہ کی لئے قیام امن کیلئے نیک تصور کرکے اوسپر اپنا اطمینان ظاہر کر رہے ہین-

لندن- ۱۱- اگست- ہسپانیہ کے وزیر اعظم کے قاتل کی تجویز جنگی قانون کے روسے ہوگی-

ایضاً- مغربی افریقہ و انگلستان- شاہ بینن چہہ مہینے بہاگے پہرنیکے بعد خود بخود انگریزی فوج کے پاس چلا آیا ہے-

مطبوعہ روزنامہ اخبار رستہ، منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا